بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا بخشش کرنیوالی مہربان کے سب تعریف اوسکے لیے
ہی بڑا انعام اوسکا ہمپر یہ ہی کہ بھیجا اوسنے ہماری ہدایت کے لیے رسول اکرم حضرت
نبی آدم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو سید الاولین ختم المرسلین

آخر آمد بود فخر اولین
شفیع الخلق ختم المرسلین ہی

حمد

ذرا مجھکو نہین شبہ یقین ہی
قیامت کا شفیع اولین ہی

پہلا ابدا وکیون اندو یقین ہی
محمد ہیان رسول آخرین ہی

فقیر سید امداد العلی ولد مولوی سید غلام مصطفی اکبرآبادی سب اہل اسلام
کی خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ ایک استفتاء التراویح جسکو مولوی محمد سعید
حاکم پوری اور مولوی سراج الدین اور مولوی عبد الرحمن صاحب صدر امین وغیرہم
نے تحریر فرمایا تھا اور اسمین سخت کلامیان بھری ہوئی تھین اوسکا جواب مسمی بہ
نور الہدی ایک ہفتہ مین تحریر ہوا اور حسب تقسیم ہی ہوگیا یہ دوسرا جواب مسمی
بہ امداد واسعہ کہ باستیفای روایات حدیث وشروح حدیث وروایات کتب فقہ واصول
جمع ہوکر دوسرے طابعہ سے مرتب ہوا تاکہ سب مسلمان بہائیون کو اوسکے دیکھنے

سنے سے فائدہ نامہ پہونچے جو بزرگ جواب اسکا تحریر فرماوین تو مہربانی کرکے سخت
کلامی سے خاکسار کو معاف کرین اور امر حق سے تجاوز نفرماکے انصاف کرین ترتیب
اسکی دو باب پر ہے **باب اول** رد اصل مقصود استفتاء التراویح مین ہے اور
باب دوم رد مین مقولات اصحاب استفتاء التراویح کے **باب اول** مخفی نرہے کہ
راقم نفس قیام رمضان کو جسکو نماز تراویح کہتے ہین بدون تخصیص و تعیین عدد رکعات سنت
جانتا ہی کہ اوسپر ترغیب اور تحریص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے چنانچہ
مسلم نے اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہ کرام کو قیام رمضان مین بدون اوسکے کہ حکم فرماوین
اوسمین ساتھ تاکید اور ایجاب کے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قیام کرتا ہے رمضان کا
واسطے ایمان اور تصدیق بہ ثواب اور طلب اجر و ثواب کے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے
جو آگے ہو چکے ہین اور ابن ماجہ نے اپنی سنن مین عبد الرحمان بن عوف سے روایت
کیا ہے کہا عبد الرحمان بن عوف نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا مہینا
رمضان کا پس فرمایا آپ نے کہ یہ مہینہ ہے کہ فرض کیا ہے اللہ تعالی نے واسطے
تمہارے اوسکے روزہ کو اور سنت کیا ہے مینے تمہارے لیئے اوسکے قیام کو
پس جو شخص کہ روزہ رکھتا ہے رمضان کے مہینہ کے اور قیام کرتا ہے اس مہینہ کا ازرو
ایمان اور طلب ثواب کے تو نکل آتا ہے اپنے گناہون سے مانند اوس دن کے
کہ جنا تھا اوسکو ماں اوسکی نے اور آٹھ رکعت تراویح کو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتا ہے
اور بیس رکعت سنت خلفای راشدین ہین کہ اسی پر آجتک عمل اپنا ہی لیکن صرف کلام اسمین
کہ جو شخص آٹھ رکعت تراویح اسطور سے کہ عدد ثابت آنحضرت سے آٹھ ہی رکعت ہو پڑھیگا
تو بموجب اس آیت کریمہ کے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ آیا ملامت کیا جاویگا یا نہین اور
نتیجہ ثواب اتباع آنحضرت صلعم سے پاویگا یا نہین اور ظاہر ہے کہ یہ شخص ملامت نہین بلکہ مستحق ثواب اتباع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں مروی ہے [illegible]
نفر میں سنت نہ پڑھیں اور لوگوں سے کہا کہ سنت باقی ہیں [illegible]
عمر کی آخر وقت تک لیکن نہ زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دو رکعت [illegible]
پر سفر میں پس فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کو بیس رکعت پڑھتے ہیں بہ
سبب اتباع سنت خلفای راشدین اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے تو معلوم کرنا چاہیے
کہ اول مولوی محمد زین العابدین نے کہ بہ تصحیح مولوی محمد حسن صاحب [illegible] پوری کی
ہی لکھا ہے کہ پڑھنا تراویح کا سنت موکدہ ہے اور تعداد اسکی بقول صحیح بیس رکعت
ہے چنانچہ لکھا [illegible] موجود ہے انتہی پہر اس تقریب [illegible]

دو ہے میں فی الدر المختار التراویح سنۃ موکدۃ وہی عشرون رکعۃ وفی رد المحتار وہی
عشرون رکعۃ وہو قول الجمہور وعلیہ عمل الناس شرقا وغربا وفی الکافی [illegible] فی رمضان
عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات اور یہی حضرت سے نقل کیا فتاوی [illegible] التراویح سنۃ
موکدۃ باجماع الصحابۃ رضی اللہ عنہم [illegible] ومن انکرہا [illegible] فہو مبتدع ضال غیر مقبول
الشہادۃ [illegible] الراوی سنۃ لا یسع ترکہا [illegible] فی اعمالنا [illegible]
من اہل القبلۃ الا الروافض یصلون فی کل لیلۃ عشرین رکعۃ اور دوسرے مولوی عبد السبحان [illegible]
صاحب [illegible] نے لکھا کہ تمام کتابوں [illegible] بیس رکعت سنت [illegible]
[illegible] مولوی عبد الاحد [illegible] نے بھی بیس رکعت کو سنت موکدہ کہا اور [illegible]
مولوی علی محمد [illegible] نے لکھا تراویح میں سنت موکدہ بیس رکعت ہیں اکثر کتب فقہ سے
[illegible] ثابت ہوتا ہے اور یہی تقریر ہے فتح القدیر سے نقل کیا [illegible] الاصح انہا سنۃ [illegible]
[illegible] الخلفاء الراشدین اور [illegible] مولانا [illegible] شاہ عبد [illegible]
[illegible] بیس رکعت تراویح کو سنت [illegible] آنحضرت سے [illegible]
رکعت [illegible] مولوی سراج الدین نے لکھا ہے

تراویح کو سب علمای اہل سنت جماعت نے اور چلپی مولوی فیض احمد نے لکھا بہت
سی کتابون فقہ مین بیس رکعت سنت ہونے تراویح مین صراحۃً مذکور ہے اور اجماع اہل الاسلام
شرقاً و غرباً اور جو بیچ مین شرق و غرب کے ہے اوسمین شرقاً جاری ہی و رائج ہین کسی شخص نے اہل اسلام سے
اس امر سے آج تک خلاف نہین کیا اور مخالف اوسکا مبتدع ہے راقم کہتا ہے کہ جو شخص اپنا خیال
مین سے قائل اسکا ہے کہ بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہین قول اوسکا صحیح نہین غلط ہے اس لیے کہ
سنت مؤکدہ وہ ہے کہ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مواظبت فرمائی ہے جیسا کہ
ملاحظہ عبارات کتب فقہ اور اصول فقہ جو نقشہ مین بعد اسکے مندرج ہین ظاہر ہو جائیگا اور بیس
رکعت کا پڑھنا ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہے چہ جای کہ مواظبت آپ
کی بیس رکعت پر ثابت ہو اور حدیث ابن عباس مین جو آیا ہے کہ آنحضرت پڑھتے تھے رمضان
مین بیس رکعت ساتھ وتر کے سوا ایک راوی اوسکا ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ ضعیف ہے اتفاق
ہے نقادون رجال کا اسکے ضعف پر اور معہذا یہ حدیث مخالف ہے ساتھ حدیث حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے جو صحیح بخاری وغیرہ مین ہے کہ فرماتی ہین حضرت عائشہ کہ نہ تھے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کہ زیادہ کرتے ہون رمضان مین اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر اور ساتھ حدیث
جابر رضی اللہ عنہ کی جو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ کہا جابر
نے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان مین آٹھ رکعتین پھر وتر پڑھائی
پس بعض کتب حنفیہ مین جو سنت مؤکدہ ہونا تراویح کا لکھا ہے لہذا پھر لکھا ہے کہ وہ بیس رکعتین ہین
تو حتی الامکان اونکی کلام کو محمل صحیح پر محمول کرنا مناسب ہے اسطور پر کہ مراد اونکی تراویح سے
اس حکم مین کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے نفس تراویح ہے نہ عدد معین تراویح کا اور مراد اس سے کہ تراویح
بیس رکعت ہین یہ ہے کہ عدد رکعات تراویح مین مختار اور معمول بیس رکعت ہین قطع نظر اس سے
کہ یہ عدد سنت مؤکدہ ہو یا مستحب پس اگر ... یہی عشرون رکعۃ فی عشرون رکعۃ علی القول
المختار من الاقوال فی عدد رکعاتہا ... سمجھا ہے بالجملہ سنت مؤکدہ ہونا بیس رکعت کا اونکی کلام

ہے لازم نہین آتا جو عینی نے صحیح بخاری کی شرح مین لکہا ہے کہ عدد مستحب قیام رمضان
مین اختلاف علما اقوال کثیرہ پر ہے اور انہین اقوال مین سے قول حنفیہ کو شمار شدہ بیس
رکعت کی شمار کیا ہے ہرچند نفس تراویح کو بہی سنت موکدہ کہنا بطور جمہور علما کے مناسب
اصول کے لیکن بیس رکعت کی سنت موکدہ کہنے سے ابون ہے اور باقی متون اور
شروح اور فتاوای حنفیہ مین سنت ہونا تراویح کا یا بیس رکعت تراویح کا بدون قید
موکدہ کے لکہا ہے جو کہ تراویح یا بیس رکعت تراویح کا سنت ہونا بہی اسی قبیل سے
کا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادۃً مواظبت فرمائی ہو تصور نہین ہے [illegible]
کہ تراویح آنحضرت صلی اللہ [illegible] کی نماز [illegible] اور [illegible]
[illegible] تراویح نقل ہو گی کہ مواظبت آنحضرت سے ہا [illegible] سنت ہو جاے
اور بیس رکعت کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑہنا ہی ثابت نہین ہے لیکن اب
[illegible] رکعت پر کیونکہ خیال مین آسکتی ہے عمل کرنا سنت کا کیونکر ہو [illegible] صحیح
[illegible] ہے بلکہ محمل صحیح اور [illegible] ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مواظبت نہو اوس سنت کو مستحب بہی کہتے ہین اور یہ [illegible] سنت موکدہ [illegible] ہے گو خلفای
خلفای راشدین کی سنت [illegible] اس لیے کہ سنت موکدہ اوسی عمل کو کہتے ہین کہ جسپر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
نے مواظبت فرمائی ہو [illegible] آنحضرت کے علاوہ [illegible] بیس رکعت تراویح
[illegible] خلفای راشدین بہی متفق نہین [illegible] کسی روایت صحیح سے بیس رکعت
پڑہنا حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کا ثابت نہین ہوا ہے [illegible]
[illegible] فتح [illegible] سے منقول ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رکعت سوی الوتر لما روی عن عمر و علی رضی اللہ عنہما انہما کانا یصلیان ست و ثلثین یعنی امام مالک
نے کہا کہ چھتیس تراویح پڑھنے والا چھتیس رکعت سوا وتر کے اس سبب سے کہ روایت کیا گیا ہے
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھتے تھے یہ دونوں چھتیس رکعت باقی رہا یہ امر
کہ بعض کتب فقہ میں جو سنت ہونے تراویح کو بمقابلہ استحباب اصح لکھا ہے تو مراد وہاں مستحب
لا عن السلف ہونا ہے وہ کہ سنت ہونا اوسکا آنحضرت کے فعل یا قول یا تقریر سے ثابت [illegible] لیکن
مواظبت نہ کی اوسپر بخلاف سنن مؤکدہ کے اور اصحاب ان کتب کی یہ ہے کہ اصح یہ ہے کہ تراویح سنت
آنحضرت صلعم ہے اس لیے کہ خود آنحضرت [illegible] نے اسکو سنت فرمایا ہے [illegible] قال [illegible] سننت لکم قیامہ
یعنی سنت کیا میں نے تمہارے لیے قیام رمضان کو اور عبارت جواہر اخلاطی [illegible]
التقریر ہے موید اسکی یہ ہے [illegible] اور جو کہ سب [illegible] اصح کا بھی ایک معنی کہ صحیح ہونا اس لیے کہ مستحب
اور سنت کو بھی کہتے ہیں کہ اوسپر آنحضرت [illegible] ثابت [illegible] الاستحباب [illegible]
[illegible] لفظ اصح کا [illegible] کی صحیح ہے درمختار [illegible]

رسالہ اداب المفتی اذا ذیلت روایۃ فی کتاب معتمد بالاصح او الاولی او الاوفق ونحوہا فلہ
ان یفتی بہا وبمخالفہا ایضا ایا شاء یعنی پھر دیکھا میں نے رسالہ اداب المفتی میں کہ جب [illegible]
جاوے کہ اگر روایت کسی کتاب معتمد میں ساتھ لفظ اصح کی یا اولی کے یا اوفق کے یا مانند
اسکی پس جائز ہے مفتی کے لیے [illegible] ساتھ اوس روایت کے
ساتھ مخالف اوس روایت کے بھی جسکو چاہے [illegible]
اور کسی کتاب یا کتب فقہ معتبرہ [illegible] ہیں مولوی [illegible]
[illegible] مولوی محمد فصیح غازیپوری [illegible] نقل کیا [illegible]
[illegible] تراویح [illegible] اور درمختار [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوتا مروی ہی ابی حنیفہ سے ہے تو قطع نظر اسکے کہ یہ روایت ہی ابی یوسف کی ابی حنیفہ سے
کو نقل کیا ہے اسکو اسد بن عمر نے اور روایت حسن بن ابی حنیفہ سے ہے سنت ہونا تراویح
کا بدون قید موکدہ کے آیا ہی تو محتمل ہے کہ اسد بن عمر نے اپنے فہم سے لفظ موکدہ کو
بڑھا دیا ہو جیسا کہ پیدا اسکا ہی ہونا جو جامع صغیر مین کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے لفظ استحباب
اوسکو موکدہ کیا ہی بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا اوس سے ثابت نہین ہوتا ہے اس لیے
کہ ابو یوسف نے دو باتون کا سوال امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا ایک اسکا کہ
تراویح سنت ہی یا نہین دوسری اسکا کہ حضرت عمر نے جو بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا تو
یہ اختراع اونکا ہی یا مستند سنت سے تو جواب امر پہلے کا امام نے یون دیا کہ تراویح
سنت موکدہ ہے اور جواب امر دوسرے کا امام نے یہ دیا کہ یہ اختراع حضرت عمر نہین ہے
بلکہ مستند سنت ہی سے ہے گو روایت اوسکی ہم تک نہین پہونچی ہے اور کافی کی عبارت
مین لفظ موکدہ کا نہین ہے اور فتاوی حجہ مین جو یہ اجماع صحابہ اور عمل امت سنت موکدہ
ہونا تراویح کا مرقوم ہے سو بعض اوسمین بحث تراویح کا سنت موکدہ ہونا مستدرک ہے
نہ بیس رکعت تراویح کا دوسری سنت موکدہ ہونی با جماع صحابہ سے کیا مراد ہی اگر مراد
یہ ہے کہ سب صحابہ قائل اسکے ہین کہ تراویح سنت موکدہ ہے تو صریح البطلان ہے
اس لیے کہ ایک صحابی سے بھی سنت موکدہ کہنا تراویح کو منقول نہین ہے اور اگر مراد
یہ ہے کہ سب صحابہ نے تراویح کو پڑھا ہے تو پڑھنا سب صحابہ کا اور عمل امت کا اوسپر
دلیل استحباب ہے نہ دلیل سنت موکدہ ہونے کی اور پڑھنا بیس رکعت کا تو ہرگز سب
صحابہ سے ثابت نہین ہو سکتا ہے اور نہ ساری امت کا عمل اسپر ہے موطای امام
مالک اور سنن سعید بن منصور مین ہے کہ امر کیا عمر بن خطاب نے ابی بن کعب اور تمیم داری
کو گیارہ رکعت تراویح پڑھانے کا اور ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین روایت کیا ہے
کہ پڑھاتے حضرت عمر کے عہد مین ابی بن کعب اور سلیمان بن ابی حثمہ سے گیارہ رکعت تراویح

پڑہانیکو اور اسکو امام مالک نے اپنے نفس کے لیئے اختیار کیا ہی اور مختار اسنے کہا ابن
العربی المالکی نے بھی یہی ہے ایسا ہی عمدۃ القاری میں اور سعید بن منصور نے اپنے سنن
میں اور محمد بن نصر نے کتاب قیام اللیل میں سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ کہتے
تھے سائب بن یزید کہ تھے ہم پڑہتے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں رمضان میں تیرہ رکعت
یعنی آٹھہ رکعت تراویح کی اور پانچ رکعت وتر کی اور یہی مختار محمد بن اسحق کا ہی اور ابن عبد البر نے
استذکار میں اسود بن یزید سے کہ کبار فقہای تابعین سے تھے روایت کیا ہے کہ پڑہتے
تھے اسود بن یزید چالیس رکعت تراویح کی اور سات رکعت وتر کی اور محمد بن نصر نے قیام اللیل
میں روایت کیا ہی امام مالک سے کہ کہا امام مالک نے کہ مستحب ہے تراویح پڑہنا لوگونکو رمضان
میں اڑتیس رکعت پہر سلام پہیری امام اور لوگ پہر وتر پڑہا وے امام لوگونکو ایک رکعت اور کہا
کہ اسی پہ ہے عمل مدینہ میں حیدا اور سو برس سے آج تک اور مشہور امام مالک سے چھتیس رکعت ہیں
اور ابن وہب نے روایت کیا ہے نافع سے کہ کہا نافع نے کہ نہ پایا میں نے لوگونکو
اوس حالت میں کہ وہ پڑہتے تھے تراویح کو اونتالیس رکعت اور وتر پڑہتے تھے انہیں
سے ساتھہ تین رکعت کے اور محمد بن نصر نے قیام اللیل میں روایت کیا ہے داود بن قیس
سے کہ کبار تابعین سے تھے کہا داود نے کہ پایا میں نے لوگوں کو زمان امارت
ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز میں کہ پڑہتے تھے تراویح کو چھتیس رکعت اور وتر پڑہتے
تھے تین رکعت اور زرارہ بن اوفی قاضی بصرہ سے پڑہنا اٹھائیس رکعت کا مروی ہے اور
سعید بن جبیر سے کہ اکابر تابعین سے تھے چوبیس رکعت پڑہنا مروی ہی اور ابو مجلز
سے کہ تابعین میں سے تھے سولہ رکعت پڑہنا مروی ہے یہہ روایات فتح الباری اور
عمدۃ القاری میں ہیں جو لکہی گئیں اور تمام حیرت ہی کہ مولوی محمد احسن صاحب عمدۃ المحج نے
دعوی کیا کہ تمام کتب فقہ مالا مال میں بیس رکعت سنت موکدہ ہیں حالانکہ ایک کتاب فقہ کا
نام نہ لیا کہ اوسمیں بیس رکعت کو سنت موکدہ لکہا ہو چنانچہ اس دعوی کا بیان آگے آتا ہے عاری

[illegible] مندرجہ [illegible] مولوی صاحب کو چاہئے کہ اس نادرستی
[illegible] ہے تو بہ کریں اور مولوی علی محمد عباسی نے جو لکھا ہے کہ اکثر کتب سے یہی ثابت
ہوتا ہے کہ بیس رکعت سنت موکدہ ہیں یہی کذب ہیں اکثر کتب سے صرف سنت ہونا
تراویح کا معلوم ہوتا ہے نہ سنت موکدہ ہونا بیس رکعت تراویح کا اور ان مولوی صاحب نے
نقل عبارت فتح القدیر میں تحریف فرمائی ہے کہ لفظ موکدہ کا جو فتح القدیر میں نہ تھا اپنی طرف
سے عبارت فتح القدیر میں بڑھا دیا ہے اور مولوی شجاعت حسین اور مولوی سید
امیر علی شاہ صاحب نے بیس رکعت کو سنت ہی کہا ہے اور فرمایا ہے کہ [illegible]
نے بیس رکعت [illegible] سو غلطی [illegible] سے جو نقل کیا [illegible] صلوٰۃ الراویح
سنت ہونا لکھا ہے [illegible] بیس رکعت تراویح کا اور دوسری فصل [illegible] مرقوم ہے
وہی مضمون رکھتے ہو مقصود اس سے [illegible] قول مختار [illegible] تراویح میں جو کہ تراویح
سنت [illegible] بیس رکعت ہیں اور مولوی سراج الدین نے جو لکھا کہ بیس رکعت میں حصر کیا
ہے سنت تراویح کو سب علمائے اہل سنت جماعت نے صحیح [illegible] ہے اور [illegible]
اسی [illegible] ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور ابن [illegible] الرائق [illegible]
[illegible] کا جھوٹ [illegible] کہ آٹھ رکعت [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور اپنی [illegible]
[illegible] بیس رکعت کو اختیار کیا ہے [illegible] مولوی صاحب [illegible]
[illegible] سب علمائے اہل سنت جماعت نے سنت تراویح [illegible]
[illegible] کتابوں کا کہ حوالہ دیا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] الاسلام [illegible]
[illegible] تراویح کا [illegible] ہونا [illegible] تراویح کا سنت موکدہ ہونا [illegible]
[illegible]

اور نیز یہ کہ بالجملہ جو الزام مولوی صاحب کی طرف جوڑتے ہین اگر مولوی صاحب خدا سے نہین
ڈرتے ہین تو خلق کی رسوائی سے تو ڈرین کہ آخر کو ایسا ہو گا ظاہر ہو جاتا ہے وہ یہ بات نہین
ہے کہ جو منہ مین آیا سو کہدیا جیسا کہ جامع مسجد مین منبر پر بیٹھکر فرماتے ہین کہ اشارہ جبریل ہین
اور مولوی فیض احمد صاحب نے جو لکھا کہ بیس رکعت کے سنت ہونے پر اجماع اہل
اسلام کے شرفا و غربا او بیس رکعت حرمین شریفین مین جاری اور رایج ہین اور کسی شخص
نے اہل اسلام سے اس امر مین آج تک خلاف نہین کیا او مخالف اوسکا مبتدع ہے یہ
مولوی صاحب اس کلام مین مولوی سراج الدین صاحب سے بڑھ گئے کہ سب اہل اسلام
کا بیس رکعت کی سنت ہونے پر اجماع بیان کیا اب سنو کہ مراد سنت سے اگر سنت موکدہ ہے
تو امام نووی نے جو اتفاق علما تراویح کی استحباب پر بیان کیا ہے اوس مین مراد علما سے کیا غیر اہل
اسلام ہین اور اگر سنت غیر موکدہ ہے تو اسود بن یزید اور ابو مجلز اور سعید بن جبیر اور
سعید بن [illegible] اور [illegible] اور محمد بن اسحق اور امام مالک وغیرہم تابعین اور تبع تابعین
سے کہ [illegible] رکعت کا منقول ہے بزعم آپ کے اہل اسلام سے شمار
نہ ہونگے [illegible] اہل مدینہ کا او قول اوسکا اکتالیس رکعت پر [illegible] کے [illegible] ترمذی وغیرہ
[illegible] رکعت جاری [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

روایات [illegible] اور کتب فقہ مین سنت [illegible]
[illegible] ہین او [illegible]
[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	تقریر شرح تحریر	وفی فقہ الحنفیہ ما واظب علی فعلہ مع ترک ما بلا عذر فالمواظب مع ترک ما بلا عذر لیلزم کونہ ای المواظب علیہ بلا وجوب اذ الواجب لا رخصۃ فی ترکہ بلا عذر ولا یخفی عدم شمولہ لجمیع المسنونات فان المواظب ای علی فعلہ مندوبا ومستحب۔	اور یہ تعریف سنت کے فقہ حنفیہ میں ہے کہ سنت یعنی موکدہ وہ ہی کہ مواظبت کی اُس پر آنحضرت نے اور اسکے فعل پر ساتھ کچھ ترک کے بلا عذر بس کہا فقہاء حنفیہ نے ساتھ کچھ ترک کے بلا عذر یعنی اس قید کو بڑہایا تا لازم نہ ہونا اسکا یعنی اس فعل کا کہ جس پر مواظبت کی گئی ہی ہو لیکن واجب ہونیکے اسکے لیے اسلیے کہ واجب نہیں رخصت ہی اسکے ترک میں بدون عذر کی اور نہیں پوشیدہ ہی یہ شامل نہ ہونا تعریف کا ساری سنتوں کے لیے اور وہ چیز کہ نہیں مواظبت فرمائی ہو آنحضرت نے اسکے فعل پر وہ مندوب اور مستحب ہے
۲	کشف بزدوی	وذکر ابو الیسر وان السنۃ ما فعل بالنقل واظب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ذکر کیا ہی ابو الیسر نے کہ اور سنت لیکن اسی میں الآراء کہ سنت یعنی موکدہ

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		مثل التشهد فی الصلوات و السنن الرواتب وحکمها انه یندب الی تحصیلها ویلام علی ترکها مع لحوق اثم یسیر وکل نفل لم یواظب علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بل ترکه فی حالة کالطهارة لکل صلوة وتکرار الغسل فی اعضاء الوضوء والترتیب فی الوضوء فانه یندب الی تحصیله ولکن لا یلام علی ترکه ولا یلحقه بترکه وزر	پس ہر نفل ہو کہ مواظبت فرمائی ہو اوسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند تشہد کے نمازوں میں اور سنون راتبہ کو اور حکم اون سنتونکا یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے طرف اونکے حاصل کرنیکے اور ملامت کیجاتی ہے اوسکی چھوڑنے پر ساتھ لاحق ہونے تھوڑی سے گناہ کے اور جس نفل پر مواظبت نفرمائی ہو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ چھوڑدیا ہو اوسکو کسی حالت میں مانند طہارت کے ہر نماز کے لیے اور مکرر دہونے کے اعضاء وضو میں اور ترتیب کی وضو میں پس تحقیق شان یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے اوسکی چھوڑنے پر اور نہیں لاحق ہوتا ہے اوسکو ساتھ اوسکی چھوڑنے کے بوجہ ۔
۲۰	تصحیح صادق شرح نماز	فرق ثم هو نوعان سنة الهدی وهی السنة التی واظب علیها بجهة العبادة فاخذها هدی وترکها ضلالة وزوائد	اور سنت دو قسم ہے سنت ہدی اور وہ سنت ہے کہ مواظبت فرمائی ہو آنحضرت نے اوسپر بجہت عبادت و سنت کے پس لینا

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		وهي التي واظب عليها من جهة العادة لا من حيث التعبدية وهي مندوبة —	اور اسکا بدلیت ہی اور چھوڑنا اوسکا اگرچہ [illegible] سنت زائدہ اور وہ وہ ہے کہ مواظبت [illegible] آنحضرت نے اوپر جہت عادت کے نہ کے حیثیت تعبدیہ سے اور وہ مندوب ہے —
۳	فتح الغفار شرح منار	السنن التي ليست بمؤكدة [illegible] عليها [illegible] السنة الزائدة وتسمى مستحب [illegible] المندوب وقد فرق الفقهاء بين الثلثة فقالوا ما واظب النبي صلى الله عليه وسلم على فعله مع ترك ما بلا عذر سنة وما لم يواظب عليه مستحب ان فعله وتركه [illegible] [illegible] والاصوليون لم يفرقوا بين المستحب والمندوب —	یہ سنتیں جو کہ سنت مؤکدہ نہیں ہیں [illegible] کرتے ہیں اسپر نام سنت زائدہ اور [illegible] مستحب اور مندوب بھی [illegible] فرق کیا ہی فقہا نے درمیان [illegible] کے پس فرمایا ہے فقہا نے جس پر کی مواظبت [illegible] فعل پر ساتھ ترک کے بلا عذر سنت ہے اور جسپر مواظبت نہ فرمائی [illegible] اگر [illegible] اسکا اور ترک کرنا [illegible] تو اوسکا [illegible] [illegible] [illegible]

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
سنت وہ ہے کہ جس پر مواظبت فرمائی ہو نبی علیہ السلام نے ساتھ ترک کے بعض اوقات میں پھر اگر ہو مواظبت بطریق عبادت پس سنن ہدیٰ ہیں اور اگر ہو بطریق عادت پس سنن زوائد ہیں	السنۃ ما واظب علیہ النبی علیہ السلام مع الترک احیانا فان کانت المواظبۃ علی سبیل العبادۃ فسنن الہدی وان کانت علی سبیل العادۃ فسنن الزوائد	شرح الوقایۃ	[illegible]
[illegible]	السنۃ [illegible] [illegible] [illegible] علیہ [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible]	[illegible]
وہ ہے کہ [illegible] مواظبت [illegible] [illegible]	السنۃ ما واظب علیہ [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible]	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		بنا کردن بی عذر واین در سنت ہدی ست کہ عبارت از سنتی ست کہ مداومت حضرت پیغمبر علیہ السلام بروے بقصد عبادت بودہ باشد و عمل کردن بان از تکمیل دین باشد مثل اذان و اقامت و جماعت و سنتہای کہ در پنج وقت نماز است واین را سنت موکدہ نیز گویند و اصح باشد کہ بسبب استحقاق ثواب بکردن سنت است کہ کردن او متابعت ست بحضرت علیہ السلام و متابعت حضرت موجب ثواب ست و بسبب استحقاق عقاب بترک سنت کہ ترک مخالفت است بحضرت علیہ السلام واین موجب عقاب ست فاما در ترک سنتہای زوائد کہ عبارت از سنتہای است کہ مداومت حضرت علیہ السلام بران نہ بقصد عبادت بودہ باشد بلکہ بحکم عادت شریف	ساتھ کرنے کے اور استحقاق عذاب ہے ساتھ نہ کرنے کے بدون عذر کے اور یہ سنت ہدی ہے کیونکہ عبارت اوس سنت سے ہے کہ مداومت حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ کی جسپر بقصد عبادت ہوئی ہو وے اور عمل کرنا ساتھ اوسکی تکمیل دین سے ہو مانند اذان اور اقامت اور جماعت اور سنتون کی کہ پانچ وقت نماز میں ہیں اور اس سنت ہدی کو سنت موکدہ بھی کہتے ہیں اور اصح ہے کہ بسبب مستحق ہونے ثواب کے کا ساتھ کرنے سنت کے وہ یہ ہے کہ کرنا اسکا متابعت ہے ساتھ حضرت علیہ السلام کے اور متابعت حضرت موجب ثواب ہے اور بسبب استحقاق عقاب کا ساتھ ترک سنت کے وہ یہ ہے کہ ترک مخالفت ہے ساتھ حضرت علیہ السلام کے اور یہ ترتیب

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		آنحضرت بوده باشد و تارک آن معاقب نشود همچون دراز کردن قرائت در نماز و طول رکوع و سجود و خوردن و پوشیدن چیزی بدست راست و پای راست را پیش نهادن در وقت درآمدن در جای و مانند اینها که عمل کردن باینها مستحسن است اما ترک اینها عقابی نیست انتہی	عقاب ہی پس آپ پر سنتون زوائد کے ترک مین کہ عبارت اون سنتون سے ہین کہ مداومت حضرت علیہ السلام کی اون پر بقصد عبادت نہوی ہو بلکہ بطور عادت شریف آنحضرت ہون تارک اونکا معاقب نہین ہوتا ہے مانند دراز کرنے قرارت کے نماز مین اور درازی رکوع اور سجدے کے اور کہانا اور پینا کسی چیز کا ساتھ سیدہے ہاتھ کے اور سیدہے پانو کو آگے رکہنا وقت آنے کے کسی جگہ مین اور مانند اسکے کہ عمل کرنا ساتھ انکے مستحسن ہے لیکن ساتھ انکے ترک کے عقاب نہین ہے انتہی

روایات حدیث کہ پڑہنا آنحضرت صلعم اور صحابہ وغیرہم کا ۸ رکعت تراویح کا
اور سنی ثابت ہی اور اقوال علما تائید مین اسکی اور یہ روایات کتب فقہ کہ
جسمین آٹھ رکعت کا سنت ہونا مصرح اور روایات شروح حدیث وغیرہ
جسمین عدم توقیت عدد تراویح مین مختار ہے انتہی فقط

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
روایت ہے ابی سلمہ سے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیونکر تھی نماز رسول اللہ کی رمضان میں کہا حضرت عائشہ نے نہ زیادہ کرتے تھے آنحضرت [illegible] رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے	عن ابی سلمة انه سأل عائشة رضی الله عنها کیف کانت صلوٰة رسول الله [illegible] فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرة رکعة	صحیح بخاری	١
روایت ہے [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]	عن [illegible] رضی الله عنه قال [illegible] [illegible]	[illegible]	٢
[illegible]	[illegible]	صحیح [illegible]	٣

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
[illegible] جابر سے کہ نماز پڑھائی ہم کو [illegible] رمضان میں آٹھ رکعات [illegible] وتر [illegible] جب [illegible] ہوئی [illegible] جمع ہوئے مسجد میں [illegible] امیدوار ہوئے ہم کہ نکلیں آنحضرت [illegible] ہمارے یہاں تک کہ صبح کی ہم نے —	[illegible] رسول الله [illegible] في رمضان ثمان ركعات [illegible] فلما كانت القابلة اجتمعنا في المسجد ورجونا ان يخرج الينا حتى اصبحنا —		
[illegible] تحقیق سائب بن یزید سے کہا کہ حکم کیا عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب اور [illegible] کو [illegible] دونوں لوگوں کو گیارہ رکعت —	[illegible] عن [illegible] السائب [illegible] ابی بن کعب [illegible] ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ —	[illegible]	[illegible]
روایت ہے [illegible] سائب بن یزید سے کہا [illegible] حکم کیا عمر [illegible] ابی بن کعب [illegible] تمیم الداری [illegible] دونوں لوگوں کو گیارہ [illegible]	عن السائب [illegible] قال [illegible] ابی بن کعب [illegible] ان یقوما للناس باحدی عشرۃ [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۷	سنن سعید بن منصور	حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثني محمد بن یوسف سمعت السائب بن یزید یقول کنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب باحدی عشر رکعة۔	بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن محمد نے کہا عبد اللہ بن محمد سے کہ بیان کیا ہم سے محمد بن یوسف نے کہا محمد بن یوسف نے کہ سنا میں نے سائب بن یزید سے کہ کہتے تھے سائب بن یزید کہ تھے ہم تراویح پڑھتے زمانہ عمر بن الخطاب میں گیارہ رکعت
۸	قیام اللیل محمد بن نصر المروزی	حدثنا محمد بن اسحاق حدثني محمد بن یوسف عن جده السائب بن یزید قال کنا نصلي في زمن عمر في رمضان ثلث عشرة	بیان کیا ہم سے محمد بن اسحاق نے کہ کہا مجھ سے محمد بن یوسف نے جو روایت کرتے تھے محمد بن یوسف اپنی دادا سائب بن یزید سے کہا سائب بن یزید نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے بیچ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رمضان میں تیرہ رکعت یعنی آٹھ رکعت اور میں تراویح کے ہوتے تھیں اور پانچ رکعت وتر کی
۹	فتح الباری شرح صحیح بخاری	قال ابن اسحق وہذا اثبت ما سمعت في ذلك۔	کہا ابن اسحق نے اور یہ اثر ثابت تر ہے اور اثروں سے کہ سنی میں نے اس باب میں

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۰	فتح الباری	والعدد الاول موافق لحدیث عائشہ المذکور بعد ہذا الحدیث فی الباب والثانی قریب منہ	اور عدد پہلا موافق ہے واسطے حدیث عائشہ رض کے کہ مذکور ہے بعد اس حدیث کے اسی باب میں اور ثانی قریب ہے اوس سے صرف وتر کا فرق ہے کہ اول میں وتر کے تین رکعت ہیں اور ثانی میں وتر کی پانچ رکعت
۱۱	عمدۃ القاری	وقیل احدی عشرہ رکعۃ وہو اختیار مالک لنفسہ واختارہ ابوبکر بن العربی	اور کہا گیا ہے کہ عدد مستحب تراویح باوتر میں گیارہ رکعت ہے اور یہی عدد ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مالک نے اپنی نفس کے لیے اور اختیار کیا ہے اسکو ابوبکر ابن العربی مالکی نے —
۱۲	ما ثبت بالسنۃ	وروی انہ کان بعض السلف فی عہد عمر بن عبد العزیز یصلون باحدی عشرۃ رکعۃ قصدا للتشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم —	اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ تھی بعض سلف عہد عمر بن عبد العزیز میں کہ زمانہ تابعین کا تھا نماز پڑھتی تھی ساتھ گیارہ رکعت کے واسطے قصد تشبہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے —

ترجمہ	عبارت کتاب	نام کتاب مع نام مصنف	نمبر شمار
روایت کیا ہے ابن الجوزی حنفی نے اصحاب ہمارے سے یعنی شافعیہ امام مالک سے کہ تحقیق امام مالک نے فرمایا کہ وہ جس پر کہ جمع کیا ہے لوگوں کو عمر بن الخطاب [illegible]	قال ابن الجوزی من اصحابنا عن مالک انه قال الذی جمع علیه الناس عمر بن الخطاب احب الی وهو احد عشر رکعة وهی صلاة رسول الله قیل له احدی عشر رکعة بالوتر قال نعم وثلاث عشر قریب قال ولا ادری من این احدث هذا الرکوع الکثیر	رسالہ التقریب سیوطی	۱۳

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
	فتح القدیر	فتحصل من ہذا کلہ ان قیام رمضان	پس حاصل ہوا اس ساری بحث کا کہ قیام
		سنۃ احدی عشرۃ بالوتر فی جماعۃ	رمضان جسکو تراویح کہتے ہیں
		فعلہ علیہ السلام ثم ترکہ بعذر افاد	سنت او سکی گیارہ رکعت ہیں ساتھ
		انہ لولا خشیۃ ذلک لواظبت بہم و	وتر کے جماعت میں او سکو کیا
		لاشک فی تحقق الامن من ذلک	اور [illegible]
		بوفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون	[illegible]
		سنۃ [illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		بعد العشاء [illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		عشرين يقتضي الدليل ما قلنا فالاولى حينئذ هو عبارة القدوري من قوله مستحب ۔	عشا کے اور ساتھ تقدیر عدم اور عشا کی سوا اسکے نہیں حاصل کیا ہی ہمنے کہ تحقیق آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی اوس مقدار پر کہ واقع ہوا ساتھ آپ کے اور وہ گیارہ رکعت ہیں ساتھ وتر کی لیس ہوگی بیس رکعت مستحبہ اور اسکے اور نہیں ہے کہ گیارہ رکعت ہیں ساتھ وتر کے سنت ہیں مانند چار رکعت کے کہ بعد عشا کے مستحب ہیں اور دو رکعتیں اون چار میں سے سنت ہیں اور ظاہر کلام مشایخ کا یہ ہے کہ سنت بیس رکعت ہیں اور چاہتی ہے دلیل اوس چیز کو کہ کہا ہمنے لیس اولی اسوقت میں وہ ہے کہ عبارت قدوری کی ہے اوسکا قول مستحب
۱۵	بحر رائق	وقوله عشرون ركعة بيان لكميتها وهو قول الجمهور لما في الموطأ عن يزيد	اور قول کہ وہ بیس رکعت بیان ہے واسطے کمیت اور عدد رکعات

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلث وعشرين ركعة عليه عمل الناس اليوم شرقا وغربا لكن ذكر المحقق في فتح القدير ما حاصله ان الدليل يقتضي ان تكون السنة من العشرين ما فعله صلى الله عليه و سلم منها ثم تركه خشية ان يكتب علينا والباقي مستحبا وقد ثبت ان ذلك كان احدى عشر ركعة بالوتر كما ثبت في الصحيحين من حديث عائشة فاذا يكون المسنون على اصول مشائخنا ثمانية منها والمستحب اثنا عشر ركعة	تراویح کی اور یہی قول جمہور کا ہے اور اسکے عدد مستحب میں جو دلیل ہے اس امر کی کہ موطا میں ہے یزید بن رومان سے کہ کہا یزید بن رومان نے کہ تھے لوگ تراویح پڑھتے بیچ زمانہ عمر بن الخطاب میں تیئیس رکعت اور اسی پر ہے عمل لوگوں کا آج مشرق اور مغرب میں لیکن ذکر کیا ہے محقق نے فتح القدیر میں کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ دلیل چاہتی ہے اسکو کہ ہو سنت بیس رکعت میں سے اوسیقدر کہ کیا ہے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت میں سے پھر چھوڑ دیا ہے اوسکو بسبب خوف فرض ہونے کے اور رہیں باقی بیس رکعت میں سے مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تحقیق وہ مقدار رکعات کیا ہے

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
گویا اوسکو آنحضرت صلی اللہ [علیہ وسلم] نے ترک کیا آٹھ رکعت ہیں [illegible] جیسا کہ ثابت ہوا ہے صحیحین [illegible] حدیث عائشہ [illegible] مین پس ہو گئے مسنون چار [illegible] مشائخ کے اصول پر آٹھ [illegible] اور مستحب بارہ رکعت [illegible]			
قول صاحب مختار کا تراویح سنت [illegible]	قوله التراويح سنة مؤكدة	طحطاوی	۱۲
مذکور ہے فتح القدیر مین حاصل اسکا یہ کہ دلیل مقتضی کہ ہون سنت بیس مین سے جسقدر کہ کیا ہے اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چھوڑ دیا ہے اونکو خوف فرض ہوجانے کے [illegible] مستحب [illegible] ہوا [illegible]	وذكر في فتح القدير ما حاصله ان الدليل يقتضي ان يكون سنة من العشرين ما فعله صلى الله عليه وسلم منها ثم تركه خشية ان يكتب علينا والباقي مستحبا وقد ثبت ان ذلك كان احدى عشرة ركعة بالوتر كما ثبت في الصحيحين من حديث عائشة رضي الله عنها فاذا يكون المسنون على اصول مشائخنا ثمانية		

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	
اور مسنون حضرت [illegible] تراویح بارہ رکعت ساتھ وتر کے [illegible] ثابت ہوا ہے حضرت [illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] بیس [illegible] کے حصول [illegible] رکعت [illegible] رکعت میں سے اور مستحب بارہ رکعت	فمنہا المستحب اثنتی عشرۃ۔		[illegible]
اور کمال الدین میں ہے [illegible] خلفائے راشدین [illegible] کیا [illegible] جماعت کے ساتھ بیس رکعت میں [illegible] وتر کے [illegible] تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] وہ اکمال الدین	ان الکمال کونہا عشرین [illegible] ما علیہ الخلفاء الراشدون والائمۃ [illegible] عشرین بالوتر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی [illegible] رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	امداد الفتاح	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			ابن ہمام کا اشارہ کرتا ہے ابن ہمام ساتھ مروی کے طرف شامل اوسکے کہ کہا ہے اوسکو صاحب عنایہ نے بعضا یہ ہین کہ روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق رسول صلعم نکلے ایک رات بیچ مہینا تون رمضان مین سے پس پڑہین آپ نے بیس رکعت ــــ
۱۸	نفحات رشیدیہ	و اختلفوا فی عدد رکعاتہا التی یقوم بہا الناس فی رمضان کا المختار منہا او لا النص فیہا فاختار بعضہم عشرین رکعۃ سوی الوتر و اختار بعضہم ستا و ثلثین رکعۃ و الوتر ثلث رکعات و ہو الامر القدیم الذی کان علیہ الصدر الاول و الذی اقول بہ فی ذلک ان لا توقیت فیہ فان کان لا بد من الاقتداء فالاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک	اور مختلف ہوئے ہین علما تعداد رکعات تراویح مین کہ پڑہا کرتے تہے آنحضرت ساتھ اوسکے لوگون کو رمضان مین کہ کہا مختار سے ہے اونمین سے اسلیے کہ نہین نص ہے رکعات تراویح مین پس اختیار کیا ہے بعض علما نے بیس رکعت کو سوا وتر کے اور مستحسن سمجہا ہے بعض علما نے چہتیس رکعت کو اور وتر کو تین رکعت علاوہ چہتیس رکعت

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
کی اور یہی امر قدیم ہے کہ تھے اس پے صدر اول اور وہ جو کہتا ہوں میں اسکو اسمیں یہ ہے کہ نہیں توقیت اور تعیین ہے اسکے عدد رکعات میں پس اگر ہو کہ ضروری اقتدا ہیں اقتدا ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اسلیے کہ شان یہ ہے کہ ثابت ہوا آنحضرت صلعم سے کہ تحقیق آنحضرت نے نہیں زیادہ کیا ہے گیارہ رکعت پر ساتھ وتر کے کچھ نہ رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں مگر تحقیق آنحضرت تھے کہ دراز کرتے تھے ان گیارہ رکعت کو پس یہی ہے کہ اختیار کرتا ہوں میں اسکو بسبب جمع کے درمیان قیام رمضان اور اقتدا کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اللہ تعالی نے البتہ ہے واسطے تمہارے رسول اللہ میں نا اقتدا اچھی نیک —	فقد ثبت عنه صلی اللہ علیہ وسلم انه ما زاد علی احدی عشرة رکعة بالوتر شیئا لا فی رمضان ولا فی غیرہ الا انه کان یطولها فهذا هو الذی اختیارہ نجمع بین قیام رمضان والاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة —		

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
جانو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں مقرر فرمایا رسول خدا صلعم نے تراویح میں کوئی عدد معین بلکہ نہیں زیادہ فرماتے تھے رسول خدا صلعم رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے لیکن بہت لمبی کرتے تھے رکعات کو پس جبکہ جمع کیا لوگوں کو عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب پر ابی بن کعب پڑھاتے تھے ان کو بیس رکعت [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] ابی بن کعب [illegible] [illegible] قراءت [illegible] زیادہ ہوئی بیس رکعات [illegible] [illegible] [illegible]	اعلم انہ لم یوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التراویح عددا معینا بل لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ لکن کان یطیل الرکعات فلما جمعہم عمر صلی ابی کان یصلی بہم عشرین رکعۃ ثم یوتر بثلاث وکان یخفف القراءۃ بقدر ما زاد من الرکعات وکان ما اقصر من الناس یقومون بالعشرین رکعۃ ویوترون بثلاث باخرون بست وثلثین واوتروا بثلث وہذا کلہ حسن ۔	مرقاۃ شرح مشکوۃ	۱۹

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			تین رکعت ہے اور شادو تیسرا گروہ سلفیین سے کہتا ہے کہ آپ تیرہ چھبیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے ساتھ تین رکعت کے اور ... گیارہ رکعت پڑھا ساتھ وتر کے متصل ... اور بیس رکعت پڑھا ہر وتر پڑھا تین رکعت ... [illegible]
[illegible]	نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار	فحاصل الذی دلت علیہ احادیث الباب وما یشابہہا ہو مشروعیۃ القیام فی رمضان والصلوٰۃ فیہ جماعۃ وفرادی فقصر الصلوٰۃ المسماۃ بالتراویح علی عدد معین ... لم یرد بہ السنۃ	اور وہ حاصل کہ دلالت کیا ہے اس پر احادیث باب نے اور ان کے مانند نے مشروعیت ہے قیام رمضان کی اور جماعت اور تنہا پڑھنا ... [illegible]
			[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		شاء صلی اکثر ولعلهم فی وقت اجازوا تطویل القیام علی عدد الرکعات فجعلوها احدی عشرة وفی وقت اجازوا تکثیر عدد الرکعات فجعلوها عشرین ـ	سے جو شخص چاہتے پڑھے تھوڑے رکعتیں اوسکی اور جو شخص چاہتے بہت رکعتیں اوسکی اور شاید کہ اونھوں نے ایک وقت میں اجازت دی ہے دراز کرنے قیام کی عدد رکعات میں پس گردانا انھوں نے اوسکو گیارہ رکعت اور ایک وقت میں اجازت دی ہو تکثیر عدد رکعات کی پھر گردانا انھوں نے اوسکو بیس رکعت

روایات کتب فقہ و حدیث جو الگ اونمیں ضعف اوس حدیث کا بیان ہی کہ

جسمیں بیس رکعت تراویح کا پڑھنا آنحضرت

سے مذکور ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
١	فتح القدیر	واما ما روی ابن ابی شیبة فی مصنفه والطبرانی وعند البیہقی من حدیث ابن عباس انه صلی اللہ	اور لیکن جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور طبرانی نے بیہقی سے حدیث

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر تضعیف بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبۃ متفق علی ضعفہ مع مخالفتہ للصحیح	ابن عباس سے کہ آنحضرت صلعم پڑھتے تھے رمضان میں بیس رکعت سوای وتر کی سو ضعیف ہے بسبب ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان جد امام ابی بکر بن ابی شیبہ کے کہ ایک راوی اسکا ہے کہ اتفاق کیا گیا ہے اسکے ضعیف ہونے پر باوجود مخالف ہونے اس حدیث کے حدیث صحیح سے —
۲	فتح الباری	ولم یثبت روایۃ عشرین رکعۃ منہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو المتعارف الان الا فی روایۃ ابن ابی شیبۃ من حدیث ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر قالوا اسنادہ ضعیف وقد عارضہ حدیث عائشۃ ما کان النبی صلعم یزید	اور نہیں ثابت ہوئی ہے بیس رکعت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ وہ متعارف ہے اب مگر روایت ابن ابی شیبہ میں حدیث ابن عباس سے ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے رمضان میں بیس رکعت اور وتر کہا ہے محدثین نے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			[illegible] اور تحقیق معارض اس کے ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور وہ صحیح ہے اور تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اعلم ساتھ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں [illegible]
۳	[illegible] المصابیح [illegible] السلافۃ	اخرج البیہقی عن ابن عباس کان [illegible] یصلی فی شہر رمضان [illegible] عشرین رکعۃ والوتر قال البیہقی تفرد بہ ابو شیبۃ ابراہیم بن عثمان وہو ضعیف	روایت کی بیہقی نے ابن عباس سے کہ تھے حضرت [illegible] پڑھتے [illegible] بیس رکعت اور وتر کہا بیہقی نے کہ متفرد ہوا ہے ساتھ اس کے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اور وہ ضعیف ہے
۴	[illegible]	بشرح الوقایۃ	شرح وقایہ
۵	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی	فان قلت روی ابن ابی شیبۃ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]	سوال اگر کہے تو کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے [illegible]

		فی رمضان عشرین [illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		فی عمر الصحابۃ قال [illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			دو راتوں میں کہ جنکے بیچ آٹھ بیس رکعت پڑھنا منکر ہے۔
	خادم الاسلام کشفی	دعوی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فی ماہ اللیلتہ عشرین رکعتہ لم یثبت	دعوی اسکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں ساتھ صحابہ کے ایک رات میں بیس رکعت نہیں صحیح ہے۔
	تہذیب الکمال لابی الحجاج المزی	ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ان لہ مناکیر منہا حدیث انہ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعتہ والوتر قال وضعفہ احمد وابن معین والبخاری والنسائی و ابو حاتم الرازی وابن عدی وابو داؤد والترمذی وابو الاحوص بن الفضل المدائنی وقال الترمذی منکر الحدیث وقال الجرجانی ساقط وقال ابو علی النیشاپوری لیس بالقوی وقال صالح جزرہ العجلی ضعیف لا یکتب حدیثہ وقال ابن سعد والنسیری کتبت الی	ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اوس کے مناکیر ہیں اوس میں سے ایک یہ حدیث ہے کہ تحقیق آنحضرت پڑھتے تھے رمضان میں بیس رکعت اور وتر کہا ابو الحجاج مزی نے اور تحقیق ضعیف کہا ہے اوسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابو حاتم رازی اور ابن عدی اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابو الاحوص بن فضل المدائنی نے اور کہا ترمذی نے کہ منکر الحدیث ہے اور کہا جرجانی نے ساقط ہے اور کہا

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		ارسال عنه اروی عنه فقال لا أرو عنه فانه رجل مذموم۔	ہے کہ ساقط الحدیث ہے اور کہا ابو علی النیشاپوری نے کہ قوی نہیں ہے اور کہا صالح بن محمد البغدادی نے کہ ضعیف ہے نہیں لکھی جاتی ہے حدیث اسکی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکھا میں نے طرف شعبہ کے پوچھتا تھا میں کہ آیا روایت کروں میں ابراہیم ابی شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اس سے پس تحقیق وہ مرد برا ہے۔
۴	میزان الاعتدال للذہبی	(ت ق) ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ کوفی کذبہ شعبہ ثم قال الذہبی روی عثمان الدارمی عن ابن معین لیس بثقۃ وقال احمد ضعیف وقال البخاری سکتوا عنہ وقال النسائی متروک الحدیث ومن مناکیرہ ما روی عن الحکم	ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ میں ہے کہ کاذب کہا ہے اسکو شعبہ نے پھر کہا ذہبی نے کہ روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ابن معین سے کہ نہیں ہے ابراہیم ثقہ اور کہا احمد نے کہ ضعیف ہے اور کہا بخاری نے کہ سکوت کیا ہے اس سے یا محدثین

بعض میں عشت افضل اصح ہونی سنت پر مرقوم ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	ینابیع شرح قدوری	اختلف المشایخ فی التراویح قال بعضہم ہی نفل وقال بعضہم ہی سنۃ وہی روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ وہو الاصح —	مختلف ہیں مشایخ تراویح میں کہا بعض مشایخ نے کہ تراویح نفل ہے اور کہا بعض مشایخ نے کہ تراویح سنت ہے اور یہ روایت حسن کی ہے ابی حنیفہ سے اور یہی اصح ہے
۲	خلاصۃ الفتاوی	اعلم ان المشایخ اختلفوا فی کون التراویح سنۃ لقطع الاختلاف بروایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ انہا سنۃ	جانو کہ مشایخ مختلف ہیں تراویح کے سنت ہونے میں اور چلا آتا ہے اختلاف ساتھ روایت حسن کے ابی حنیفہ سے کہ تراویح سنت ہیں
۳	فتاوی عالمگیری	نفس التراویح سنۃ علی الاعیان عندنا کما روی الحسن عن ابی حنیفۃ وقیل مستحب والاول اصح	نفس تراویح سنت علی الاعیان ہے نزدیک ہمارے جیسا کہ روایت کیا حسن نے ابی حنیفہ سے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے اور اول اصح ہے

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	شمار
کلام تراویح مین چند جگہون مین ہے پہلے کلام اونکی صفت مین اور وہ سنت ہے نزدیک ہمارے روایت کیا ہے اسکو حسن نے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے اور اول اصح ہے اسلیے کہ تراویح مواظبت فرمائی ہے اوسپہ خلفای راشدین نے ـ	الکلام فی التراویح فی مواضع الاول فی صفتہا وہی سنۃ عندنا رواہ الحسن عن ابی حنیفہ رح وقیل مستحب والاول اصح لانہا واظب علیہا الخلفاء الراشدون ـ	شرح کنز للزیلعی	۴
جانو کہ تراویح سنت ہی اور ذکر کیا ہے جامع صغیر مین بلفظ استحباب ہے اور اصح یہ ہے کہ تراویح سنت ہے	اعلم ان التراویح سنۃ وذکر فی الجامع الصغیر بلفظ الاستحباب والاصح انہا سنۃ ـ	مستخلص شرح کنز	۵
جانو تحقیق مختلف ہوے ہین علما تراویح مین کہ انکا نام رکہو جاوے سنت سو کہا بعض علما نے کہ نہ نام رکہی جاوے سنت بلکہ وہ نوافل سے ہے اور نام رکہو جاوے مستحب اور کہا بعض علما نے	اعلم قد اختلف العلماء فی التراویح ہل تسمی سنۃ فقال بعضہم لا بل ہی من النوافل فتسمی مستحبا وقال بعضہم تسمی سنۃ وہو الاصح ـ	ماثبت بالسنۃ	۶

ترجمہ	عبارت	نام کتاب	نمبر شمار
کہ تمام کلی جاری ہی سنت اور وہی اصح ہے			
مستحب ہیں [illegible] [illegible] بیس رکعتیں [illegible] اور ادا اونکا ساتھ جماعت کے افضل ہے اوپر قول اصح کے	یستحب عشرون وادائها بالجماعة افضل على الاصح —	درر البحر [illegible]	۴
اور مختلف ہوئے ہیں علما عدد مستحب میں بیچ قیام رمضان کے بیچ [illegible] کے اور بہت قول ہیں کہ سو کہا گیا ہے کہ عدد مستحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہا [illegible] [illegible] کہا گیا ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	وقد اختلف العلماء في العدد المستحب في قيام رمضان على اقوال كثيرة فقيل احدى واربعون [illegible] [illegible] عشرون	شرح صحیح البخاری للعینی	۵
اور قول [illegible] کا اور [illegible] کہ تراویح سنت ہے ای نفس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	وقوله [illegible] والاصح انها سنة اي نفس التراويح فانهم قالوا التشبه [illegible] [illegible] اي [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible] شرح وقایہ الدوانیہ	۶

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
وقاية الرواية	سن التراويح عشرون ركعة	مسنون ہیں تراویح بیس رکعت
[illegible]	سن التراويح	مسنون ہیں تراویح
[illegible]	سن في رمضان عشرون ركعة	مسنون ہے رمضان میں بیس رکعت
كافي	سن في رمضان عشرون ركعة	مسنون ہیں رمضان میں بیس رکعت تراویح
تنوير الابصار	التراويح سنة	تراویح سنت ہے
نور الايضاح	التراويح سنة للرجال والنساء	تراویح سنت ہے مردوں اور عورتوں کے لیے
مراقي [illegible]	التراويح سنة [illegible]	تراویح سنت ہے [illegible]
اركان اربعہ	صلاة التراويح في رمضان [illegible] من صلاة [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] سنة [illegible]	[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۰	محیط برہانی	التراویح یقال لہا سنة عمر رضی اللہ عنہ لان عمر رضی اللہ عنہ واظبت علیہا وسنة رسول اللہ ما واظب علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	تراویح کہا جاتا ہے اوسکو سنت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلیئے کہ حضرت عمر رضی نے مواظبت فرمائی ہے اوسپر اور سنت رسول اللہ کی وہ ہے کہ مواظبت فرمائی ہو اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

توضیح مقام بتنقیح مرام یہ ہے کہ راقم پڑھنے تراویح کو سنت جانتا ہے کہ آنحضرت نے اوسپر
بہت رغبت دلائی ہے اور ارشاد کیا کہ سننت لکم قیامہ یعنی سنت کیا ہے مین نے تمہارے لیے قیام اوسکا
اور فرمایا کہ روزہ رکھنے والا رمضان کا اور پڑھنے والا تراویح کا از روی تصدیق اور طلب ثواب
کے گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اوس دن پاک تھا کہ اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا اور
بیس رکعت کو عمدہ مستحبات سے سمجھتا ہے چنانچہ خود بھی بیس ہی رکعت پڑھتا ہی لیکن آٹھ رکعت
پڑھنے والے کو بقصد تشبہ او اقتدای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھتا ہے ملامتین
جانتا ہے بلکہ بموجب آیت کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ بالخصوص اوس وقت مین
کہ لوگ آٹھ رکعت پڑھنے والے پر ملامت کرتے ہون ماجور بوجہ اتباع سنت اور مستحق ثواب
احیای سنت جانتا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ ہی رکعت کا پڑھنا ثابت
ہے اور حضرت عمر نے ابی ابن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو گیارہ رکعت پڑھانے
کا حکم فرمایا ہے کہ آٹھ رکعت اونمین تراویح کی اور تین رکعت وتر کے تھے چنانچہ یہی بیان عمر رضی اللہ عنہ

لوگوں کا گیارہ رکعت کو تفصیل مذکور متحقق ہی اور بعض سلف عہد عمر بن عبد العزیز میں بھی السی سے
پڑہتی تھی تو ملامت اٹہ رکعت پڑہنے پر کیونکر ہو سکتی ہے اور اجماع حصر تراویح بیس رکعت میں
کیونکر ہو سکتا ہے مقصود اس تحریر سے یہ صرف رہی اور انکے کلام کا جو ملامت کرتے ہیں اٹہ رکعت کے پڑہنے
والے پر اور کہتے ہیں کہ سب کتب فقہ لالال میں اس سے کہ بیس رکعت تراویح سنت موکدہ
ہیں کہ یہ بابت اونکی سنت عمل سے اور ثبوت ہوتی ہے حضرت عمر اور اور صحابہ اور سلف پر اور
یہ قول اونکا کذب صریح ہے اسلیے کہ متون اور شروح جمہور میں سنت موکدہ ہونا اوسکا مذکور
[illegible] بعض کتب میں اجماع مستحب [illegible] تراویح پر مسطور ہے اور اسکا [illegible]
[illegible] کسی کتاب [illegible] میں تراویح کا سنت موکدہ ہونا مرقوم نہیں ہے [illegible] کہ [illegible]
[illegible] تراویح کو سنت موکدہ لکہا ہے [illegible] کا کلام موافق اصول حنفیہ [illegible] اور متقدمین
[illegible] اوسکا [illegible] دنیا [illegible] موافق [illegible]
[illegible] قول [illegible] اوسکا خلاف ہوتا ہے اور جمہور فقہا [illegible]
سنت ہونا مرقوم ہے اوسکو قول سنت موکدہ پر کرنا چاہیے تاکہ روایات [illegible]
اور [illegible] سنت موکدہ [illegible] کسی [illegible]
[illegible] سنت [illegible] ہوئی اسکے اتفاق اوسکا کرلیا ہے واللہ اعلم [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] اور مولوی عبد الرحمن صاحب [illegible]
[illegible] اس رسالہ کا صرف [illegible] روایات سنت موکدہ [illegible]
[illegible] کہ سنت موکدہ ہونی بیس رکعت کی [illegible]
ثابت نکرین اور جواعتراضات کہ
[illegible] التراویح پر وارد ہیں
انکو دفع نکرین

باب دہم درمیان شقوق استفتاء التراویح
رد جوابات مولوی زین العابدین

قولہ پڑھنا تراویح کا سنت موکدہ ہے اور تعداد اوسکی بقول صحیح بیس رکعت ہے اقول سنت موکدہ
ہونا تراویح کا مخدوش ہے اسلیے کہ تراویح آنحضرت کی نماز تہجد جسکو قیام لیل کہتے تھے تھا
کہ عینی اور زیلعی نے شرح کنز میں اور شیخ عبد الحق نے فتح سر المنان میں اور مجمع السلوک [illegible]
ارکان اربعہ میں لکھا ہے اور بقول جمہور قیام لیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا تو موافق
آنحضرت کی تراویح پڑھنا نفل ہوگی اور سنت موکدہ اوسکو کہتے ہیں کہ ہمیشہ بلا ترک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی ہو اور تعداد اوسکی [illegible] بقول صحیح بیس رکعت ہونا مسلم نہیں اور
سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا بقول صحیح ممنوع ہے کیونکہ سنت موکدہ اوسکو کہتے ہیں کہ
ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا ترک ادا فرمائی ہو اور بیس رکعت تراویح پڑھنا
آنحضرت سے ثابت نہیں ہے چہ جائیکہ بلا ترک ادا ہو اور [illegible] قولہ اور یہ مسئلہ ایسا
ہی نہیں ہے کہ کسی عالم نے اوس میں خلاف کیا ہو اقول تراویح کا [illegible] ہونا [illegible]
فقہ حنفیہ [illegible] اور باقی متون اور شروح کتب جمہور [illegible] ہو اور اوسکا [illegible]
کہ [illegible] معمول [illegible] ہے کہ [illegible] آنحضرت [illegible] ثابت [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] بعض کتب میں [illegible] صاحب السلف [illegible]
شارح صحیح [illegible] اور ابو الطیب شارح جامع ترمذی نے اتفاق [illegible] اور
اجماع [illegible] نقل کیا [illegible] اختلاف بعض علما [illegible]
صحیح [illegible] بہرحال یہ کلام کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ [illegible]
[illegible] قولہ اسواسطے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے [illegible]

ادا نہیں کیا اور بیان حقیقت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو پڑھا اور بسبب خوف فرض
ہو جانے کے ترک کیا تھا اب وہ خوف باقی نہیں تو صحابہ نے اس بات کو پسند کیا اور اجماع کیا لہذا
علماؤں نے تصریح اسکی اپنے مقام میں کی ہے جسکا جی چاہے کتب معتبرہ میں دیکھ لے

قولہ اول یہ اقرار ہی حضرت عمر پر ارشاد ہو کر کس کتاب معتبر میں یہ روایت آئی ہے کہ حضرت
نے بیان حقیقت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو پڑھا تھا اور بسبب فرض ہو جانے کے
ترک کیا تھا اب وہ خوف باقی نہیں تو صحابہ نے اس بات کو پسند کیا اور اجماع کیا دوسرے
یہ کہ ہے اور منشا دلیل کچھ اسلیئے کہ مدعا پڑھنے تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا اور تعداد اوسکے
بیس رکعت ہونا ہے اور مفاد دلیل صرف اجماع ہے اوس نماز پر کہ جسکو آنحضرت
نے بسبب خوف فرض ہو جانے کے ترک کر دیا تھا اور باب اول میں ظاہر ہو چکا ہے
کہ بیس رکعت [illegible] ہیں کہ اس سے تراویح کا سنت مؤکدہ
ہونا [illegible] اس لیئے بقول صحیح بیس رکعت نکلتی ہیں پس دلیل مفید مدعا نہوئی اور
دلیل مفید مدعا نہوئی تقریب کیونکر تام ہو [illegible] روایت [illegible] ہے
[illegible] غلط ہے قولہ حضرت
[illegible] کی بات ہے کہ [illegible] رکعت کے [illegible] سنت
ہیں اور بیس رکعت پڑھنے والا [illegible] حضرت عمر فاروق
[illegible] اقول
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نے کے بدعت ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات پڑہی ہے بعد
اسکے پہر ترک کیا ہے **اقول** تعیین عدد رکعات تراویح ان چیزون مین سے ہے کہ قیاس
کو اوسمین دخل نہین جسقدر شارع سے ثابت ہے زیادت اوسکی اوسپر نہین ہو سکتی اور جو عدد
کہ شارع سے ثابت ہوا اوسپر مواظبت شارع کی بطور نقل صحیح کے ثابت ہو تو وہ عدد سنت
ہو سکتا ہے ورنہ نہین ہو سکتا ہے اور جس کام کو آنحضرت نے ایک یا دو بار کیا ہے تو وہ کام بہی سنت
ہونے کو مستحب ہوتا ہے استحباب اوسکا مشهور اور نہین وہ ایکبار پڑہین رہتا ہے مین جو کہ
آنحضرت نے تین رات اوسکو پڑہا تو چاہت اوسکی [illegible] کے لکہا اوسکو مستحب کہنا
چاہیے قولہ صفحہ [illegible] بہی بڑی محقق اپنی کتابون کے اندر لکہتے ہین کہ تراویح بیس رکعت
ہے اور مشرق سے مغرب تک عمل اسی پر ہے چنانچہ صاحب در مختار نے صاف لکہدیا ہے
اقول برادران محققین کا یہ ہے کہ تراویح [illegible] سے [illegible] ہے کے اور برا
صاحب درمختار یہ ہے کہ [illegible] مشرق اور مغرب مین عمل [illegible]
رکعت پڑہی [illegible] لازم نہین آتا ہے کہ بیس رکعت بطور سنت [illegible] درست نہین ہے [illegible]
اس سے عمل اوسکا مشرق اور مغرب مین [illegible] بیس رکعت پڑہتا او [illegible] لازم آویگا کہ جب
سے آنحضرت نے عدد معین رکعت کو اختیار کیا ہے علاوہ اسکے اسوقت مین بہی عمل ہوتا ہے
آپ [illegible] مشرق اور مغرب مین [illegible] بیس رکعت [illegible] اول تو مالکیہ اسوقت [illegible]
چہتیس رکعت پڑہتی ہین [illegible] ایک عدد کی نہین [illegible] تین [illegible] معلوم
ہوتا عمل سب [illegible] مشرق اور مغرب مین [illegible] پاس سے [illegible]
تو ہو سکتا ہے [illegible] ہو سکتی ہین **قولہ** صفحہ [illegible] انصاف فرماوین کہ تمام
علمای مشرق و مغرب کے اور تمام [illegible] اور اولیا اور اقطاب اور اوتاد [illegible]
ظاہری اور باطنی [illegible] مسئلہ سے [illegible] عالم [illegible]
کے واقف ایسی عالم ہوئے ہے **اقول** اول تمام علمای مشرق اور مغرب [illegible] اور کملا اور اولیا

اور اقلاً بیس اور زیادہ کا اختیار کرنا بیس رکعت کو غیر مسلم ہو دوسرے اونکے عمل سے سنت
ہونا بیس رکعت کا ارشاد نہیں آتا ہو ثابت اوسکی استحباب ہے سو بیس رکعت کے مستحب ہونے
میں کلام ایکی جسکو نہیں ہے اور معلوم نہیں کہ اس عجیب نے بیا عالم و چار ورق کا تو ثبت
بابن ہمام کو کیا یا صاحب بحر الرائق اور طحطاوی کو یا اور مشائخ کو جو بیس رکعت کو سنت کہتے ہیں
ابن ہمام وغیرہ کہ محققین حنفیہ میں سے ہیں انکی مقابلہ میں آپ اور آپکے ہم مذہب ایک دو
حرف سے بھی واقف نہیں ہیں **قولہ** صفحہ ۹ ہم ایسے عالم میں کہ بارہ سو برس سے بعد
پیدا ہوئے تھے تمام علمای عرب و عجم کی پکڑی **اقول** بارہ سو برس سے پہلے ایک عالم
[illegible] عرب کا اور عجم کا سنت موکدہ ہونے بیس رکعت کا قائل نہیں ہوا ہے یہاں تک کہ
[illegible] سے بھی بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا منقول نہیں ہے ہاں ظاہر کلام بعض
شارحین کا تھا [illegible] سے یہ شبہ تھا لیکن ابن ہمام نے جو دلیل سے ثابت تھا وہ بیان کر دیا پس
چاہیے کہ کلام ان شارحا کا بھی طرف مقتضای دلیل کے مصروف کر لیا جاوے بہرحال بعد
بارہ سو برس کے غلطی تمام علمای عرب و عجم کی پکڑنا ہرگز صادق نہیں آسکتا ہے **قولہ**
صفحہ [illegible] یہ شخص رافضی ہے **اقول** یہ شخص ایسا بیباک ہے کہ ابن ہمام اور صاحب
بحر الرائق وغیرہا علمای محققین حنفیہ پر کس طرح زبان درازی کرتا ہے کہ انکو در پردہ رافضی بناتا ہے
نعوذ باللہ منہ **قولہ** صفحہ ۹ ہوا کہ فرقہ رافضیہ اس تراویح کو سنت عمری کہتے ہیں نہ سنت
نبوی **اقول** حموی نے حاشیہ اشباہ میں اسکو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں نظر ہے
اسلئے کہ تحقیق مصرح ہے بہت سی کتب متداولہ معتبرہ میں کہ تراویح بیس رکعت سنت
عمر ہے اسلئے کہ نبی علیہ السلام نے نہیں پڑھا ہے بیس رکعت کو بلکہ پڑھا ہے آٹھ رکعت
کو جیسا کہ ثابت ہوا [illegible] اور حکم پڑھنے کا کیا ہے حضرت عمر نے بعد آنحضرت
کے بیس رکعت کا اور مواظبت اوسکی کی ہے سب صحابہ نے اسپر انتہی اور حموی استخفاف کا جرم
میں ہے [illegible] حاشیہ اشباہ کے [illegible] کتاب [illegible]

لو قال التراويح سنة عمر كفر لانه استخفاف وهو كلام الروافض وفيه نظر فقد صح في كثير من المتداولات
المعتبرة انه سنة عمر لان النبي عليه الصلوة والسلام لم يصلها عشرين بل ثماني ولم يواظب على
ذالك وصلاها عمر بعده عشرين ووافقه الصحابة على ذالك ودعوى الاستخفاف في حيز المنع اور ایسا ہی
ہے حاشیہ طحطاوی میں قولہ صفحہ ۵ اگر غور کریں تو اوپر عبارت کتاب کافی کی کافی ہے
اقول کافی میں لفظ سنت کا ہے اور صحیح اوسکی یہ ہے کہ سنت سے مراد یہاں مستحب
ہے یعنی وہ عمل کہ جس پر آنحضرت نے نفلاً مواظبت نہیں فرمائی ہے اور یہی عبارت در مختار اور
رد المحتار کی باب اول میں گذر چکی ہیں اور اسکے ملاحظے سے ظاہر ہے کہ ان دونوں
کتابوں سے بھی سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا ثابت نہیں ہوتا ہے قولہ صفحہ ۵ اسی
مقام میں یاد آئی وہ حدیث شریف الخ اقول مصداق مضمون اس حدیث کے امثال
سنتیات استقامہ التراویح ہیں قولہ صفحہ ۵ تراویح تحقیق میں کہتے ہیں قولہ تراویح میں
بیس رکعت ہی اور آٹھ رکعت نہیں ہے اور بیس رکعت ہی ہے حضرت … میں مستحب ہے گو …
کے نزدیک … مستحب تراویح کا … ہے … قولہ صفحہ ۱۶ اور سنت ہے اور یہ سنت
اسواسطے ہے کہ ہمیشگی کیا ہے اسپر خلفائے اقول کوئی عمل ہمیشگی کرنے خلفا سے
سنت نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ اوسپر مواظبت آنحضرت کی ثابت ہو اور بیس رکعت
کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے چہ جائیکہ مواظبت آپکی آٹھ
رکعت پر ثابت ہے علاوہ اسکے ہمیشگی خلفا میں بھی بیس رکعت پر کلام ہے کسی روایت
سے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان کا پڑھنا بیس رکعت کا ثابت نہیں ہے
بلکہ … امام مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی نے
گیارہ رکعت … پڑھی ہے اور مواظبت خلفای راشدین میں ما فوق اسکے … سنت
کلام کیا ہے قولہ صفحہ ۱۶ اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے … [illegible]
… [illegible] … قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا
تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ اقول اس حدیث کے معنے میں کئے احتمال ہیں اول یہ
اس حدیث میں ایجاب اتباع ہی ہیں اس سے سنت خلفای راشدین کا مندوب اور مستحب ہو
یا یہ کہ سنت سے مراد طریقہ ہو اور اسکا موید کلام ابن ہمام کا فتح القدیر میں حیث قال قولہ علیہ السلام
علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی یعنی اور ظاہر ہے کہ اس سنت آنحضرت کا کہ جو ایک جزو
ہوا اور دلیل سے ثابت ہے اور اس حدیث سے وہ معنی اسکی یہ ہیں کہ لازم پکڑو میری طریقہ کو
اور خلفاء راشدین کے طریقہ کو جس طرح پر کہ جو فرض کو بطور فرض کے اور واجب کو بطور واجب کے
اور سنت کو بطور سنت کے اور مستحب کو بطور مستحب کے سوم لفظ سنت کا بعض معنی کے
سنتہ الخلفاء الراشدین میں معروف ہے کہ اعادہ کیا گیا ہے بعد معرفہ کے اور مولوی عبد الاحد
صاحب کے مذہب پر اسی استفتا کے جواب میں مثنی میں قاعدہ اصول کا بیان
کیا ہی کہ المعرفۃ اذا اعیدت معرفۃ کانت الثانیۃ عین الاولی تو خود کہ گیا ہی کہ مراد سنت خلفا
راشدین سے وہ سنت ہے کہ جو سنت آنحضرت کی ہی ہو علاوہ اسکے تعریف الخلفاء کے
کہ صیغہ جمع بالالف واللام سے [illegible] استغراق کا ہے اور اس [illegible] سنت
خلفا سے کہ ہو [illegible] اسلئے کہ حضرت ابوبکر صدیق کے
قول یا فعل یا تقریر سے [illegible] ثابت [illegible]
خلفاء کے نہیں ہوئیں قولہ صفحہ ۱۶ اور بیس [illegible] امام [illegible]
[illegible] اقول بیان ثواب قیام رمضان کا [illegible]
[illegible]
[illegible] قولہ [illegible]
[illegible] اقول [illegible]
[illegible]

فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے کے ثابت ہے قطع نظر کلام سے کے ثبوت اجماع میں سنت
موکدہ ہونا بیس رکعت کا اس اجماع سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مراد یہ ہو کہ سنت موکدہ
ہونا بیس رکعت کا بالاجماع ثابت ہے تو صریح البطلان ہے اسلیئے کہ صحابہ و تابعین سے گیارہ
رکعت ساتھ وتر کے پڑھے ہیں اور امام مالک نے بھی اپنی نفس کے لیئے گیارہ رکعت کو
ساتھ وتر کے اختیار کیا ہی کما مر بیانہ پس اول میں معلوم ہوا پس اگر بیس رکعت سنت موکدہ ہوتیں
تو یہ اکابر گیارہ رکعت کیونکر پڑھتے اور گیارہ رکعت کیونکر اختیار کرتے ۔

رد ہفوات تحفہ احسن المسد

قولہ صفحہ ۴ وما قال صاحب الفتح باقامتہا فی البیت الخ اقول ان بزرگ کو اسقدر بھی علوم نہیں کہ
ایہ صاحب فتح القدیر پہلے تھا یا صاحب بحر الرائق ایسی لکھنا اور یہ جو کہا صاحب فتح القدیر نے
اوس حال میں کہ نقل کرنیوالا ہے بحر سے حال آنکہ بحر میں فتح القدیر سے منقول ہے
باوجود اس نافہمی کے فتوی دینے کو طیار ہیں قولہ صفحہ ۴ باعتبار مقتضی الدلیل وہو غیر سدید
اقول فما دلیل غیر سدید لکھدیا اوسکو جو باعتبار مقتضای دلیل ہوا آپ ہی کا کام ہے
ای حضرت یہاں است درست وہی ہوتا ہی جو موافق دلیل کے ہے سست و درست ہو قولہ لم یثبت
علیہ احد من الفقہا کما ہو مذکور فی المعتبرات اقول کس کتاب معتبر میں لکھا ہے کہ ہمنا
فتوی دیا ہے اس پر کسی نے فقہا میں سے بلی صحابا بدون کبھی معتبرات کا حوالہ دینا بجز
جہل کے اور کیا ہی الٹ کتاب معتبر میں کہا یہ نہ لکھا ہے کہ کسی فقیہ نے اسپر فتوی نہیں دیا
ہے ای بزرگ اعتبار قوت دلیل کا ہے نہ کثرت روایات کا جو دلیل کے موافق ہو اوسی
پر فتوی دیا جاتا ہے جو چاہیکہ روایات ہی مخالف مقتضای دلیل ہوں جیسا کہ باب اولہ میں
مذکور ہی قولہ صفحہ ۵ ما توہمہ البعض ان السنۃ وردت فی صلوۃ اللیل الی الثمان رکعات بغیر تکبیر
اقول تعریض ہمارے اوس توہم کے خصم پر صرف افترا ہے کون ہم معاشر اہل سنت یہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت رکعت سے زائد کو مکروہ نہیں کہتا ہو بلکہ تکبیر رکعت کو بھی مستحب اور سنت کہتا ہم

رد هفوه مولوی قمر الدین علی

قولہ صفحہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقرر کیا عمرؓ نے نماز تراویح کو بموجب اس حدیث کے جو مجھ سے سنی اور وہ بیس رکعت ہے **اقول** ان بزرگ نے بیس رکعت کا سنت موکدہ ہونا نہیں لکھا ہے اور نہ مقرر کرنا حضرت عمر کا بموجب اوس حدیث کے کہ حضرت علی رضی نے ان سے سنی مثبت بیس رکعت کی سنت موکدہ ہونیکا ہو سکتا ہے قطع نظر اس سے کہ یہ قول حضرت علی کا کہیں کتب حدیث میں نہیں پایا جاتا ہے بہرحال کلام ان بزرگ کا کچھ مخالف

ہمارے مدعا کے نہیں ہے

رد هفوات مولوی عبدالرحمن صاحب صدرامین

قولہ صفحہ ۹ اصل مطلب کتاب مذکور کا اوسنے نہیں سمجھا **اقول** حال سمجھنے مطلب فتح القدیر کا قریب سے ہے کہ کھلا جاتا ہے کہ کون نہیں سمجھا مولوی صاحب نہیں سمجھے یا مولوی صاحب کا خصم نہیں سمجھا

قولہ صفحہ ۹ اور تخلف کیا اسنے سنت خلفای راشدین سے اور جملہ فقہای متقدمین اور متاخرین سے **اقول** یہ آٹھ رکعت تراویح فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فعل باقی سب خلفاء اور صحابہ کا صدر خلافت حضرت عمر تک تھا اور حضرت عمر نے ابی ابن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو آٹھ رکعت پڑھنے پر مامور فرمایا اور صحابہ بھی زمانہ حضرت عمر میں آٹھ رکعت بلا نکیر پڑھتے تھے اور اسی طرح سے بیان تابعین میں بھی آٹھ رکعت بلا نکیر پڑھی گئی ہیں پس یہی آٹھ رکعت سنت آنحضرت اور سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہ و تابعین ہے پس تو جو شخص اسکا منکر ہی فقہی ذمی ہے جو آٹھ رکعت پڑھتا ہے وہ بیشک بموجب فتوی و سنت [illegible] آنحضرت اور سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہ اور تابعین پر اور بیس رکعت کو جو مولوی صاحب [illegible] خلفای راشدین [illegible] سنت [illegible] کیا ہے [illegible] وہ کہ جسپر مواظبت خلفای راشدین نے کی ہو [illegible] الخ

اصول حنفیہ سے تعیین رکعت نہ ہو اور مواظبت خلفاء راشدین پر کہ ثابت نہیں ہوئی ہے اگر مولوی
صاحب مدعی ثبوت ہیں تو روایات صحیحہ حدیث سے مواظبت خلفاء راشدین کی بیس رکعت پر
ثابت کریں یاد رکھو کہ جو قول یا فعل یا تقریر خلفاء راشدین سے ثابت ہو تو اس معنی آٹھ رکعت
بھی سنت خلفاء راشدین ہیں یا اسی لئے حضرت عمر نے [illegible] رکعت پڑھنے کا بھی حکم دیا ہے اور آٹھ
رکعت پڑھنے کا حکم اور صحیح حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین [illegible] ہو
زین العابدین میں معلوم ہو چکی ہے اور اسکے علاوہ سے کچھ ضرورت نہیں ہے اور
آٹھ رکعت پڑھنی یوں دینا کہ اسی پر مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی اور جو شخص
تراویح اپنی قدر سے [illegible] اوسپر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ اوسپر انکار ہو سکتا ہے مگر مخالف کے
نزدیک حنفیہ کے فقہا متقدمین اور متاخرین سے بیس نہیں ہے چاہئے کہ مخالف ہو جملہ فقہا کی متقدمین
اور متاخرین سے جیسا کہ باب اول میں معلوم ہو چکا ہے ہر حال یہ کلام مولوی صاحب کا تناقض
[illegible] ہی سے کہ جب مولوی صاحب کو خود اپنی تحریر کا اعتراف ہے کہ صرف آنحضرت کی
آٹھ رکعت تراویح کی پڑھی ہیں اور [illegible] اس قدر کا فعل آنحضرت سے پایا گیا ہے [illegible]
اصطلاح فقہا پر کیونکر بیس رکعت سنت نہیں ہو سکتی ہیں اسلئے کہ اصطلاح فقہا کی حنفیہ میں سنت
اوسکو کہتے ہیں کہ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت فرمائی ہو ساتھ ترک کے [illegible]
اور جسپر [illegible] نے مواظبت فرمائی ہو اوسکو اصول میں حنفیہ مستحب کہتے ہیں لیکن فقہا [illegible]
[illegible] اوسکو سنت غیر موکدہ کہتے ہیں [illegible] جیسا کہ باب اول میں تعریف سنت
کی معلوم ہو چکا ۔ قولہ جو شخص [illegible] آٹھ رکعت پڑھنے نماز تراویح کا اوس
[illegible] کی [illegible] سلام علیکم بسنتی [illegible] الحدیث اور روایات متقدمین اور متاخرین سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زمان خلافت میں ابی بن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو گیارہ رکعت پڑھنی کا دیں
میں قدرے عمل نہیں فرمایا اور صحابہ بھی زمانہ خلافت حضرت عثمان اور تابعین اور تبع تابعین زمانہ
خلافت عمر بن عبد العزیز میں گیارہ رکعت ساتھ وتر کے پڑھتے تھے اور کسی سے رواج [illegible]
پڑھنے پر انکار نہیں کیا گو عمل حنفیہ و شافعیہ بیس رکعت پر تھا اتفاق اور مروج ہو لیا پس [illegible]
[illegible] علیہ السلام علیکم بسنتی الحدیث اور [illegible] ثابت ہے [illegible] سے نہیں ہو سکا کہ عمل
[illegible] اور عدم انکار [illegible] سے متقدمین اور متاخرین سے
[illegible] صاحب حدیث کی [illegible] العابدین میں گذر چکے قولہ
[illegible] اور [illegible] آٹھ رکعت تراویح پڑھنے کا فتوی کسی نے نہیں دیا ہے اقول
[illegible] رکعت تراویح پڑھنے پر [illegible] ہے اب تک انکا [illegible] ہے اور آٹھ رکعت [illegible]
[illegible] فقہائے حنفیہ [illegible] فقہائے حنفیہ سے [illegible] رکعت
[illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible] فتوی دیا آٹھ رکعت پڑھنے [illegible]
[illegible]
[illegible] رکعت پڑھنے سے [illegible] سنت رسول مقبول و خلفائے راشدین [illegible]
[illegible] ہے اقول [illegible] علیہ الصلوۃ [illegible] رکعت [illegible]
[illegible] بیس رکعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] علیکم [illegible] الراشدین [illegible] علیہ السلام
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اقول [illegible]

نے آٹھ ہی رکعت پڑھے ہیں اور عمل خلفای راشدین کا بھی صدر خلافت حضرت عمر تک اسکے
خلاف پایا نہیں جاتا ہی اور بیس رکعت کا تو پڑھنا ہی آنحضرت سے ثابت نہیں ہے باقی
پڑھنا خلفای راشدین کا بھی بیس رکعت کو معلوم نہیں ہوتا ہے اور مولوی صاحب جو واو
کی جمع کے لیے ہونے سے جمعیت دونوں سنتوں کے سمجھے ہیں لطف اوسکا اہل علم پر مخفی
نہیں ہے بموجب ارشاد مولوی صاحب ایسا واضح ہے کہ دخلت دار زید و دار عمرو کا کہنا
اوس وقت جایز ہوگا کہ متکلم ایسی ایک دار میں داخل ہو کہ اوسمین داخل ہونے سے داخل ہونا دار
زید اور دار عمرو دونوں میں لازم ہووے اور اگر وہ دو دار ہیں کہ اونمیں سے ایک دار زید کا ہو اور
دوسرا دار عمرو کا ہو تو زید کا تو کہنا جایز ہوگا حال آنکہ سب اہل علم پر ظاہر ہے کہ یہ امر بیّن البطلان
ہے اگر متکلم ایک وقت دار زید میں کہ وہ دار عمرو نہ تھا داخل ہوا ہے اور دوسرے وقت میں
دار عمرو میں کہ وہ دار زید نہ تھا جب بھی دخلت دار زید و عمرو کہنا صحیح اور درست ہی اور واو
کی جمع کے لیے ہونے کے یہی معنی ہیں کہ واو معطوف اور معطوف علیہ دونوں سے حکم کے
انتساب اور تعلق میں دلالت کرتا ہے ترتیب پر اوسکی دلالت نہیں ہے کہ معطوف
بالتعلق بہ ترتیب نفس الامری ہو کیونکہ واو جب کہ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا ہے وہ
معیت پر بھی دلالت نہیں کرتا ہے پس جو شخص کہ آٹھ رکعت کو سنت آنحضرت جانتا
اور بیس رکعت کو سنت حضرت عمر وغیرہ خلفا کے سمجھتا ہے اور کبھی آٹھ رکعت پڑھتا ہے
اور کبھی بیس رکعت وہ ادا کرتا ہی دونوں سنتوں کا اور جو صرف بیس رکعت پڑھتا اور آٹھ
رکعت پڑھنے والے پر طعن کرتا ہے وہ التزام کرتا ہے صرف ایک سنت کا اور چھوڑتا ہے
جو سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ معنی حدیث الزموا دونوں سنتوں کا ہے تو وہ
شخص کہ جو اوس سنت کا خلاف کرتا ہے معنی حدیث نہیں سمجھتا ہے اور مولوی صاحب نے
فرمایا ہے کہ دونوں سنتوں حدیث نہیں سمجھا آپ یا فتوی دیتے ہو آٹھ رکعت پڑھنے کو
سے قولہ ... اور عبارت ابن ہمام کے صریح ہے ... نسبت ... ہی بیس رکعت

تراویح کے **اقول** سبحان اللہ مطلب ابن ہمام کا جو فتح القدیر مین اونسے کہا خوب مولوی صاحب
سمجھے لاریب یہ مطلب برخصم مولوی صاحب کا نہین سمجھا تھا شاید اس عبارت ابن ہمام من فتحصل
من ہذا کلہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرہ بالوتر فی جماعۃ فعلہ علیہ السلام وترکہ لعذر افاد انہ لولا
خشیۃ ذلک لواظبت بکم ولا شک فی تحقق الامن من ذلک بوفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون سنۃ و
کونہا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین وقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ندب الی
سنتہم ولا یستلزم کون ذلک سنتہ اذ سنتہ ما واظب بنفسہ الا لعذر وبتقدیر عدم ذلک العذر انما استفدنا
انہ کان یواظب علی ما وقع منہ وہو ما ذکرناہ فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہو السنۃ یہ عبارت
کہ ان قیام رمضان سنۃ احدی عشرۃ الخ اور عبارت ولا یستلزم کون ذلک سنۃ اذ السنۃ
ما واظبہ بنفسہ الخ اور عبارت فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہو السنۃ صریح ہو کے بیچ
سنیت مسنون ہونے بیس رکعت تراویح کی اب وہ لوگ کہ جنکو قدرت سمجھنی عبارت سلیس کی
ہی بہی ہے انصاف فرماوین کہ برعکس سمجھے مولوی صاحب کی یا نہین کہ جو عبارت کہ صریح
بیچ سنیت مسنون نہونے بیس رکعت تراویح کے اوسکو صریح مسنون ہونے بیس رکعت
تراویح مین فرماتے ہین **قولہ** صفحہ ۱ تمام کتاب فقہ بالا بال ہے کہ تراویح بیس رکعت سنت
مؤکدہ ہی **اقول** افترا اور کذب اس کلام کا تمام کتب فقہ بالا ال ہین کہ تراویح بیس رکعت
سنت مؤکدہ ہی بملاحظہ باب اول روشن ہے مولوی صاحب کو چاہئے کہ اس افترا اور جہوٹ
سے توبہ کرین صرف چند کتابون مین خلاف منالابہ فقہا کے تراویح کو بیس رکعت کو سنت مؤکدہ
لکہا ہی عامہ کتب فقہ مین صرف سنت ہونا تراویح کا یا بیس رکعت کا مرقوم ہے اور بیان سنت
الی سنت مصطفی فقہا پر چہین ہے اسلئے کہ صدق سنت مصطفی بیس رکعت پر مشتبہ ہے
جیسا کہ باب اول مین معلوم ہوا

رد مغلوطات مولوی شجاعت حسین

قولہ صفحہ ۱۱ - نماز تراویح میں رکعات جسطرح زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک جمہور
فرقہ ناجیہ سنت وجماعت خصوص طریقہ حنفیہ میں متوارث ومتواتر چلی آتی ہیں سنت ہی اسی پر
اجماع ہی ہے مفتی بہ ہے واسطے اقول جسطرح پر کہ بیس رکعت جمہور فرقہ ناجیہ سنت
وجماعت خصوص حنفیہ میں متوارث ومتواتر چلی آتی ہیں ایسی ہی آٹھ رکعت فعل حضرت [illegible]
اور امر حضرت عمر [illegible] ابی بن کعب اور تمیم داری اور سلیمان بن ابی حثمہ کو اور فعل ہے صحابہ سے
زمان حضرت عمر میں اور فعل تابعین اور تبع تابعین سے زمان عمر بن عبد العزیز میں ثابت ہے
اور غایت اس توارث وتواتر کی استحباب ہی نہ سنت اسلیے کہ اصطلاح فقہا میں سنت اسکو کہتے
ہیں کہ جسپر مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اور بیس رکعت کا [illegible]
ثابت نہیں ہے چہ جای کہ اسکی مواظبت اوسپر ہو اور دعوی اجماع سنت ہونیکا بھی اصل سے
غلط ہے نووی اور کرمانی اور ابو الطیب شارح جامع ترمذی نے اتفاق اور اجماع استحباب تراویح پر نقل
کیا ہے اور بعض کتب فقہ میں جو تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا اجماع صحابہ مرقوم ہے اول
تو بیس رکعت کا سنت مؤکدہ ہونا اجماع صحابہ [illegible] مرقوم نہیں ہے دوسرے [illegible]
اجماع صحابہ سنت مؤکدہ ہونے پر نفس تراویح پر بھی [illegible] کہ ایک صحابی
سے بھی سنت مؤکدہ ہونا تراویح کا منقول نہیں ہے چہ جای کہ اجماع صحابہ اوسپر ہو اور کیونکر بیس
رکعت کی سنت مؤکدہ ہونے پر اجماع متصور ہے کہ خود حضرت عمر نے زمان خلافت اپنی
میں گیارہ رکعت پڑھوائی ہیں اور زمان تابعین میں بھی اسقدر پڑھی گئیں ہیں پھر جبکہ بیس رکعت
کا سنت مؤکدہ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے تو معنی ہیں بیس رکعت کا سنت مؤکدہ
[illegible] قولہ صفحہ ۱۱ جو شخص آٹھ رکعت کا حکم دیتا ہے اور [illegible]
[illegible] علما بلکہ مخالفت طریقہ [illegible] وعلما [illegible] العروق [illegible]
[illegible] الکذب [illegible] اقول [illegible]
[illegible]

اوسکو سنت کہا ہی [illegible] رجوع الی الحق مقابات مشہود لنا بالخیر ہمارا نا سمجھی زعم باطل ہے
ہے کسی نے علما اہل سنت کے لوگوں میں سے بیس رکعت کو سنت نہیں کہا ہے اور کسی عالم نے
اپنی تحریروں میں ایسا ہی بیس رکعت کو سنت مصطلحہ فقہا نہیں قرار دیا ہے چہ جائیکہ اجماع اور
عمل جمہور اوسکے سنت ہونی پر ہو چنانچہ باب اول میں واضح ہوا قولہ صفحہ ۱۱ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت تراویح جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنا اور بعد خوف فرضیت کی
[illegible] ہمیشہ پڑھنا ہم ترک کرنا الخ اقول پڑھنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت
تراویح کو جماعت کی ساتھ یا بدون جماعت کی مسجد میں یا غیر مسجد میں کسی حدیث سے کہ لائق
حجت ہو [illegible] ثابت نہیں ہے اور وہ جو روایت بیس رکعت پڑھنی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والتحیۃ سے کی [illegible] سے منقول ہے صحیح قابل حجت لانے کے نہیں ہے اور صحیح
[illegible] ساتھ احادیث صحیح [illegible] پڑھنا [illegible] رکعت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
[illegible] اور وتر کی ثابت ہوا ہے تفصیل اسکی باب اول میں گذر گئی اور باقی وہ جو بیس رکعت
[illegible] تراویح [illegible] قولہ صفحہ ۱۲ [illegible] اغلاط [illegible]
اقول [illegible] بیس رکعت کو سنت لکھا ہو مراد اوس کی سنت [illegible]
[illegible] نے [illegible] فقہا [illegible] ہیں [illegible] سنت مؤکدہ ہوتا
[illegible] سے لازم آوے [illegible] اوسپر [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] رکعت [illegible] مصطلحہ فقہا [illegible] ہے [illegible] سنت غیر مؤکدہ ہونی [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] میں [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

تراویح کی نشا اس کلام ابن ہمام سے پیدا ہوئے **اقول** زبان درازی ساتھ ان الفاظ کی
نافہمی خصم مرکب سے ہے اور فہم صحیح و مستقیم کو غلط اور کج کہنا صرف خلل دماغ سے ہے ابن ہمام نے
تصحیح کی ہے کہ دلیل سے سنت ہونا آٹھ ہی رکعت کا ثابت ہوتا ہے پس شک نہیں ہے کہ ابن
ہمام نے فتوی دیا سنت ہونے آٹھ رکعت پر تو اوسنے فتوی دیا مقتضای دلیل پر موافق کلام ابن
ہمام کے اور فتوی دینا مقتضای دلیل پر تمام اہل فتوی کا دأب ہے **قولہ** صفحہ ۱۰۰ ان دونوں کلام
و نیز اقوال دیگر فقہا کو بسبب ہوای نفسانی کے نہ سمجھا **اقول** صرف اس کہدینے سے کہ
دونوں کلام اور اقوال دیگر فقہا کو نہ سمجھا نافہمی خصم کی ثابت نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ بیان خصم
کی نافہمی کا نکرے اور حقیقت یہ ہے کہ مجیب مطلب عبارت فتح القدیر اور طحطاوی وغیرہا کا
نہیں سمجھا ہے صرف اسقدر عبارت فتح القدیر کو دیکھ لیا ہے وکونہا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین
اور اس عبارت فتح القدیر سے والباقی [illegible] الخ اور اس
عبارت فتح القدیر سے فیکون العشرون مستحبا وذلک القدر منہا ہو السنۃ اور اس عبارت طحطاوی
اور طحطاوی سے [illegible] فیکون المسنون علی اصول مشائخنا ثمانیۃ منہا والمستحب اثنتی عشرۃ انکو [illegible]
کر لیا ہے اور بسبب مواظبت خلفای راشدین کے کل کو سنت موکدہ کہنا خلاف [illegible]
فقہا ہے **قولہ** صفحہ ۱۰۱ اس عبارت سے [illegible] کہ تراویح [illegible]
اور وہ [illegible] بیس رکعت ہے پہلی اقوال فقہای متقدمین و متاخرین **اقول** بعض
فقہای متقدمین و متاخرین نے بیس رکعت کو سنت کہا ہے نہ سنت موکدہ اور [illegible]
[illegible] سنت کا اور انکے اقوال میں سنت غیر موکدہ ہے کیونکہ سنت موکدہ وہ [illegible]
کہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واقع ہوئے ہوا اور بیس رکعت کا [illegible]
آنحضرت سے ثابت نہیں ہے [illegible] مواظبت آنحضرت کی [illegible]
[illegible] انکے اقوال کے تراویح سنت موکدہ [illegible] القسطلانی [illegible]
لہ صفحہ [illegible] اس عبارت [illegible] کیونکہ التراویح [illegible]

سنت مؤکدہ ہی اور تعلیل اوسکی لمواظبۃ الخلفاء الراشدین واقع ہے اور مواظبت خلفاء راشدین کی
بیس رکعت کی ثابت ہوئی اقول قطع نظر اسکی کہ صرف مواظبت خلفاء راشدین دلیل سنت مؤکدہ
ہونیکی نہیں ہو سکتی ہے پہلا ہی بیس رکعت کا خلفاء راشدین سے ثابت نہیں ہوتا ہے چہ
جائیکہ مواظبت اونکی بیس رکعت پر ثابت ہو ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ ہی سبب گیارہ
رکعت کی اقتدا امر فرمایا ہے جیسا کہ ساتھ پڑھنے آٹھ رکعت کے ساتھ اور تین رکعت وتر کے
بھی امر فرمایا ہے پس بدلیل مواظبت خلفاء راشدین ہی سنت مؤکدہ ہونا بیس رکعت کا ثابت نہیں
ہو سکتا ہی قولہ صفحہ ۱۰ سو ہی عشرون رکعۃ میں جو لفظ ہی واقع ہے کہ ضمیر راجع طرف
التراویح کے ہے اور اس ضمیر کی جگہ میں جو اسم ظاہر رکھا جاوے اینی التراویح تو بموجب قاعدہ
اہل عربیہ کے المعرفۃ اذا اعیدت معرفۃ کانت الثانیۃ عین الاولی تو یہ معنی ہوئے کہ تراویح سنت
مؤکدہ بیس رکعت ہے اقول اس قول میں تین وجہ سے کلام ہے اول یہ کہ [illegible]
[illegible] التراویح معرفہ [illegible] بلکہ ضمیر طرف [illegible] کے راجع ہے [illegible]
[illegible] ایک معنی [illegible] اور ضمیر میں جو راجع طرف اسم ظاہر کے
[illegible] دوم [illegible] اعادہ معرفہ کا قاعدہ [illegible] معرفہ [illegible] اعادہ [illegible]
[illegible] بالاضافۃ [illegible] ان دو میں [illegible]
[illegible] معرف باللام یا معرف بالاضافۃ ہوئی ہیں سے [illegible]
ہو اللام او الاضافۃ سوم یہ قاعدہ [illegible]
[illegible] صورت اعادہ معرفہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اور جل
[illegible]
[illegible] تراویح سنت مؤکدہ [illegible]

رد ہفوات مولوی امیر علی شاہ صاحب

قولہ صفحہ ۱۹ - حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں الخ اقول عبارت احیاء میں ضمیر ہی کی راجع طرف تراویح کی ہے نہ طرف بیس رکعت کی قولہ صفحہ ۲۰ - ان روایات سے بیس رکعت ہونا تراویح کا سنت نبی علیہ السلام الخ اقول بیس رکعت کی سنت نبی ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے اور کسی روایت سے ان روایات مذکورہ میں سنت نبی ہونا بیس رکعت کا ثابت نہیں ہوا اور خصم بیس رکعت کو مخالف سنت یعنی بدعت نہیں کہتا ہے بلکہ بیس رکعت کو مستحب جانتا ہے ہاں یہ کہتا ہے کہ بیس رکعت سنت مصطلحہ فقہا نہیں ہے ۔

رد ہفوات مولوی علی محمد عباسی چڑیاکوٹی

قولہ صفحہ ۱۲ تراویح میں سنت موکدہ بیس رکعت ہیں اکثر کتب فقہ سے یہی ثابت ہوتا ہے اقول کسی کتاب فقہ معتبر سے بیس رکعت کا سنت ہونا ثابت نہیں ہے ہاں تراویح بیس رکعت کا سنت ہونا بعض کتب فقہ میں مرقوم ہے ۔ قولہ صفحہ ۱۲ - اور ایک روایت میں رسول مقبول سے بیس رکعت منقول ہیں اقول وہ روایت ضعیف ہے لائق حجت کے نہیں ہے جیسا کہ باب اول میں معلوم ہوا قولہ صفحہ ۱۲ - اور خلفای راشدین سے بطریق تواتر بیس ہی رکعت ثابت ہوتی ہیں اقول بیس رکعت کا پڑھنا خلفای راشدین سے بطریق احاد بھی ثابت نہیں ہے چہ جائیکہ بطریق تواتر ثابت ہو قولہ صفحہ ۱۲ فی فتح القدیر فالاصح انہا سنۃ موکدۃ لمواظبۃ الخلفاء الراشدین اقول نقل عبارت فتح القدیر میں تحریف ہے یعنی سنۃ کے ساتھ زائد کرکے لفظ موکدہ کی کہ اصل عبارت فتح القدیر میں صرف سنۃ ہی ہے موکدہ نہیں ہے ۔ قولہ صفحہ ۱۲ - اور خلفاء راشدین کا عمل یہی تھا کہ بیس رکعت پڑھتے تھے رضی اللہ عنہم اقول خلفای راشدین سے پڑھنا بیس رکعت کا ثابت نہیں ہے چہ جائیکہ عمل انکا مستمر ہو ... رکعت میں ... قولہ صفحہ ۱۲

اور اسی کتاب میں یہ بھی ہے وما روی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی وعند البیہقی من حدیث
ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر فی الموطا عن
یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بعشرین رکعۃ والوتر وقال النووی
فی الخلاصۃ اسنادہ صحیح وفی الموطا روایۃ باحدی عشرۃ وجمع بینہما بانہ وقع اولا ثم استقر الامر علی العشرین
فانہ المتوارث **اقول** اس مجیب نے بیان پر نقل عبارت فتح القدیر میں دو وجہ سے خیانت
کی ہے اول بیچ میں سے ایک عبارت طویلہ کو جو مشعر ضعف حدیث بیس رکعت کے تھی حذف
کر دیا ہے دوم بعد اس عبارت کو کہ نقل کی ہے تصحیح بمعنای خصم عبارت فتح القدیر میں تھی اور اس
تصحیح کو نقل نہیں کیا پوری عبارت فتح القدیر کی کہ جس سے خیانت اس مجیب کی ظاہر ہے یہ ہے
واما ما روی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی وعند البیہقی من حدیث ابن عباس انہ صلی اللہ علیہ
وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر فضعیف بابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر
بن ابی شیبۃ متفق علی ضعفہ مع المخالفۃ للصحیح نعم ثبت العشرون من زمن عمر رضی اللہ عنہ فی
الموطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرین رکعۃ و
روی البیہقی فی المعرفۃ عن السائب بن یزید قال کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب فی شہر رمضان
بعشرین رکعۃ والوتر قال النووی فی الخلاصۃ اسنادہ صحیح وفی الموطا روایۃ باحدی عشرۃ رکعۃ
وجمع بینہما بانہ وقع اولا ثم استقر الامر علی العشرین فانہ المتوارث فتحصل من ہذا کلہ ان قیام رمضان
سنۃ احدی عشرۃ رکعۃ وجمع بینہما بالوتر فی جماعۃ فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ لعذر
افاد انہ لولا خشیۃ ذلک لواظبت بکم ولا شک فی تحقق الامن من ذلک بوفاتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیکون سنۃ وکونہا عشرین سنۃ الخلفاء الراشدین وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی و
سنۃ الخلفاء الراشدین ندب الی سنتہم ولا یستلزم کون ذلک سنتہ اذ سنتہ بمواظبتہ بنفسہ او الا لعذر
وبتقدیر عدم ذلک العذر انما استفدنا انہ کان یواظب علی ما وقع منہ وہو ما ذکرنا فتکون العشرون مستحبا
وذلک القدر منہا ہو السنۃ

رد ہفوات مولوی سراج الدین عفا

قوله صفحه ۱۱ بیس رکعت مین حصر کیا ہے سنت تراویح کو سب علمای اہل سنت وجماعت نے اقول
یہ افترای صریح اور کذب فضیح ہے کسی عالم ذی اعتبار نے علماء اہل سنت وجماعت مین سے سنت
تراویح کو بیس رکعت مین حصر نہین کیا ہے چہ جائی کہ سب علماء اہل سنت وجماعت نے بیس سنت
تراویح کو بیس رکعت مین حصر کیا ہو اور جن کتابون کا حوالہ دیا ان مین یہ نہین ہے قوله صفحه ۲۲
اور مسلم الثبوت اور شروح مولوی نظام الدین اور مولوی عبد العلی و ملا جیون و ملا عصام [illegible] نے
اس قول پر فتوی دیا ہے کہ جو انکار اجماع امت کریگا وہ شخص بالاتفاق [illegible] کافر ہے اقول
مسلم الثبوت اور شروح مولوی نظام الدین اور مولوی عبد العلی مین نہین ہے کہ انکار مطلق
اجماع امت بالاتفاق [illegible] کفر ہے اور شرح مسلم ملا جیون و ملا عصام کی خارج مین نہ موجود نہین ہے
صرف [illegible] اگر کوئی مولوی صاحب کی [illegible] قطبی و میر قطبی اور شرح [illegible]
[illegible] ہین اور ملا عصام جسکے حواشی بہت کتابون پر ہین اور [illegible] تصنیف مسلم [illegible]
[illegible] مسلم پر انکی شرح [illegible] مولوی صاحب [illegible]
[illegible] نہین ہے توضیح مین [illegible]
اور [illegible] صحابہ سے ہون اور [illegible] روایت کیا گیا ہو خلاف [illegible]
اور [illegible] صحابہ سے ہون [illegible] روایت [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا جاتا ہے منکر اوسکا [illegible] اجماع کا [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible] اجماع [illegible]
طرف ضلالت [illegible]
[illegible]

تلویح کی یہ ہے قولہ ثم الاجماع علی مراتب فالاول بمنزلۃ الآیۃ والخبر المتواتر یکفر جاحدہ والثانی بمنزلۃ الخبر
المشہور یضلل جاحدہ والثالث لا یضلل جاحدہ لما فیہ من الاختلاف اور یہی تلویح میں ہے کہ حکم شرعی مجمع
علیہ اگر ہو اجماع اوسکا ظنی نہیں تکفیر کیا جاتا ہے منکر اوسکا اور اگر ہو قطعی تو اختلاف ہے اوسکی منکر کی تکفیر میں
بعض قائل ہیں تکفیر کے اور بعض قائل ہیں عدم تکفیر کے اور حق یہ ہے کہ حکم شرعی مجمع علیہ اگر
ضروریات دین سے ہو مانند عبادات خمس کے تکفیر کیا جائیگا منکر اوسکا اتفاقا اور خلاف اوس میں ہے جو
حکم شرعی مجمع علیہ ضروریات دین سے نہو کہ اوسکی منکر کو بعض کافر کہتے ہیں اور بعض کافر نہیں کہتے ہیں
عبارت تلویح کی یہ ہے واما الحکم الشرعی المجمع علیہ فان کان اجماعہ ظنیا لا یکفر جاحدہ وان کان قطعیا فقیل
لا وقیل نعم والحق ان نحو العبادات الخمس مما علم بالضرورۃ کونہ من الدین یکفر جاحدہ اتفاقا وانما الخلاف فی غیرہ
[illegible] ان انکار الحکم القطعی کفر عند اکثر الحنفیۃ وطائفۃ [illegible] الطائفۃ ومن [illegible] تکفیر الروافض [illegible]
[illegible] سے نزدیک اکثر حنفیہ اور ایک طائفہ غیر حنفیہ کی بخلاف ایک طائفہ حنفیہ [illegible]
[illegible] اسلئے تکفیر [illegible] کی گئی ہے روافض اور [illegible] قطعی اور یقینی کا [illegible]
[illegible] جیسا کہ یہی [illegible] میں ہے نقل الاجماع الینا قد یکون بالتواتر فیفید القطع
[illegible]
[illegible] الاجماع [illegible] باجماع کل عصر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وکذا الاجماع المنقول احاداً لاحتمال فی ثبوتہ وکذا الاجماع الذی وقع عن سکوت ولا قرینۃ تدل قطعاً علی ان
السکوت للرضی لاحتمال عدم الموافقۃ انتہیٰ

رد ہفوات مولوی فیض احمد

قولہ صفحہ ۲۲ اور اسی طرح بہت سی کتابون فقہ مین بیس رکعت سنت ہونے تراویح مین صراحۃً مذکور
ہین اقول سنت ہونا بیس رکعت کا صرف چند کتابون مین ہے لیکن سنت اون مین محمول
سنت صحابہ پرہی اسلیئے کہ بیس رکعت کا پڑہنا آنحضرت سے ثابت نہین ہے اور سنت اوسکو کہتے ہین
کہ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا عذر مداومت فرمائی ہو اور مستخلص شرح کنز سے جو نقل کیا اوس مین
تراویح کا سنت ہونا مرقوم ہے نہ بیس رکعت کا سنت ہونا قولہ صفحہ ۲۲ اور اجماع اہل الاسلام شرقاً
وغرباً اور حرمین شریفین مین اوسکا شہرۃً جاری و رائج ہونا کسی شخص نے اہل اسلام سے اس امر مین آجتک
خلاف نہین کیا اور مخالف اوسکا مبتدع ہے اقول بیس رکعت کی رائج اور جاری ہونے سے لازم
نہین آتا ہے کہ آٹھ رکعت جاری اور رائج نہون اور اسی طور سے بیس رکعت کے جواز پر اجماع سے
مخالف اجماع ہونا مجوز آٹھ رکعت کا کہ بیس رکعت کو بھی جائز جانتا ہو لازم نہین آتا ہے کیونکہ آٹھ رکعت
کا جائز ہونا سنت آنحضرت اور سنت صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ثابت ہے آجتک کسی نے فقہا
متقدمین اور متاخرین مین سے آٹھ رکعت پڑھنے والی پر انکار نہین کیا ہے اور اس امر سے اس
قول مین کہ کسی نے اہل اسلام سے اس امر مین آجتک خلاف نہین کیا مراد کیا ہے آیا جواز بیس رکعت کا
یا سنت موکدہ ہونا بیس رکعت کا بر شق اول رد قول کہ جو منکر جواز بیس رکعت کی ہین اگر مجیب اہل اسلام
سے خارج کرتا ہے تو البتہ یہ قول اسکا صحیح ہے ورنہ اسکو یون کہنا چاہیئے تھا کہ کسی نے اہل
سنت مین سے اس امر مین آجتک خلاف نہین کیا ہی بحر العلوم نے شرح مسلم مین لکھا ہے
الصحیح عند الحنفیۃ انہم لیسوا بکفار حتی تقبل شہادتہم الا الخطابیۃ یعنی صحیح نزدیک حنفیون کے یہ ہے کہ
روافض [illegible] کافر نہین ہین [illegible] قبول کی جاتی ہے گواہی انکی مگر خطابیہ کہ ایک فرقہ ہے

اونهین مین سے کہ وہ کافر ہین اور بشق ثانی سنت ہونی بیس رکعت مین بہت لوگون نے خلاف کیا ہے
حنفیہ مین سے خلاف ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور صاحب بحر الرائق اور طحطاوی وغیرہم طشت از بام ہے
اور بہت علمار نے تراویح کی مستحب ہونی پر اتفاق اور اجماع بہی نقل کیا ہی اور اجماع استحباب خلاف ہی
ساتہہ سنیت موکدہ کہنے بیس رکعت کی اسصورتمین یہ اکابر حنفیہ اور سب مستحب کہنے والے تراویح
بقول اس مجیب کی مبتدع ہونگی نعوذ باللہ منہ

خاتمۃ الکتاب

مخفی نرہے جو بابین مین تحقیق کیا گیا وہ اوفق بالدلیل تہا اور اگر فرض کیا جاوی کہ قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ما زال بکم الذی رایت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ عذر ہے
موا ظبت نفس تراویح سے جیسی کہ بعض فقہای حنفیہ سمجہے ہین نہ اوسکے جماعت کی مواظبت سے
جیسا کہ ظاہر ہی اور یہی فرض کیا جاوی کہ تراویح ایک نماز جدا ہی نماز تہجد سے تاکہ مواظبت حکمیہ تراویح پر فعلاً
ثابت ہو اسصورت مین بہی سنت موکدہ ہونا بیس رکعت تراویح کا ثابت نہوگا اسلئے کہ سنت موکدہ
ہونا اوسی مقدار کا ثابت ہوگا کہ جس مقدار کا پڑہنا آنحضرت سے ثابت ہے اور آیندہ کو اوسپر
مواظبت سے عذر فرمایا ہی اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے جو ابن حبان وغیرہ سے روایت کی ہی
پڑہنا آنحضرت کا اون راتون مین اٹہہ ہی رکعت کو ثابت ہی اور حدیث ابن عباس جو بیس رکعت پڑہنے
کے باب مین ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے لایق احتجاج نہین لیس اس تقدیر پر بہی بیس رکعت
کا سنت موکدہ ہونا ثابت نہوگا سوای آٹہہ رکعت کے ❊ تمام شد

غلط نامہ کتاب امداد النفحۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣	٨	اوسکو	اسکی	״	٢١	سبایان	سلیمان	٢٣	١٤	القدر	القدر	٥٢	٥	کہ جیساکہ	جیساکہ
	١٢	جھینا	چھینے	٩	٢	الیسا ہی	الیسا ہی	٢٥	١٠	ثبت	ثبت	״	١٩	ہنوز	ہنوز
	١٤	[illegible]	[illegible]	״	״	سنن	سنن	״	٨	پڑہی	پرہی	٥٣	١٠	متشدین	[illegible]
٣	١	وغیرہ	وغیرہا	״	١٠	جند	چند	٢٦	٢	کہ	+	٥٤	٣	معنی	معنی کر
״	١٠	سرقاوجربا	شرقاوغربا	١٥	٣	کتبہین	کتبہا	٢٨	١١	کالمختار	مالمختار	٥٥	٣	اوسافقہ	[illegible]
״	١٢	الامۃ	الامۃ	״	١٩	اسمین	اوسمین	٢٩	٥	اختیارہ	اختیارہ	٥٦	٥	کہنار	کہنا
״	١٣	اودفی	وفی	١٤	٣	قربانی	قربانی	״	٦	بجمع	لجمع	٦١	٢	[illegible]	[illegible]
״	״	اوالامۃ	اوالامۃ	١٢	١٩	علیہ سلم	علیہ وسلم	٣٠	١١	[illegible]	[illegible]	٦٢	٩	الطبرا	والطبرانی
״	١	سبا	سب	١٣	٣	[illegible]	[illegible]	״	١٩	رکعتا	[illegible]	٥٥	١	المشہور	المشہور
״	٣	شرقاوجربا	شرقاوغربا	״	٢	صلی علیہ	[illegible]	٣١	٩	قرات	[illegible]	״	٢٠	[illegible]	[illegible]
״	٣	سے	ہیں	״	٦	جالیۃ	حالۃ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٤	جانتا	جانتا
״	٥	قائل	قاتل	״	٨	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
״	٥	[illegible]	[illegible]	١٣	٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٠	[illegible]	[illegible]
״	١١	نقادین	نقادین	١٥	[illegible]	اجابا	[illegible]	[illegible]	٢	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٤	حکم	[illegible]
״	١٥	اسکو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٣٣	٣	[illegible]	[illegible]	״	[illegible]	[illegible]	[illegible]
״	١٣	[illegible]	[illegible]	١٨	١٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	״	[illegible]	[illegible]	״	״	[illegible]	[illegible]
״	١٥	وہی	[illegible]	١٩	٣	[illegible]	[illegible]	٣٤	״	[illegible]	[illegible]	״	١٨	[illegible]	[illegible]
״	[illegible]	[illegible]	چاہی	٢٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٣	موکدہ	[illegible]	[illegible]	١٨	[illegible]	[illegible]
[illegible]	١٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٢	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٨	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٠	[illegible]	[illegible]
״	[illegible]	ہوتا	ہوتا	٣٣	٥	[illegible]	[illegible]	٣٤	٩	والمختار	اختیار	١٩	٣	صلی علیہ	صلی اللہ علیہ
״	٣	بتربایا	[illegible]	״	٣	سی امام	[illegible]	٤٨	١١	״	״	٦٣	١٠	صلی علیہ	صلی اللہ علیہ
״	٢٠	تصنیف	مصنف	٣٣	١٢	[illegible]	[illegible]	٥٠	٤	״	״	تمام شد			